ذریعہ سے بڑی آسایش حاصل کرین۔ اس آسایش کو کیون سچے آریہ حاصل نہین کرتے ہین۔ اور کیون اپنے گہرون مین گائے نہین رکھتے۔ کیا ان کو حکمران قوم منع کرتی ہے یا مسلمان انکو اسبات سے روکتے ہین۔ بلکہ عمدہ جانور پالنے والے کو تو انعام بھی ملتا ہے اس سے زیادہ گؤ رکشا اور کیا ہوگی۔ اگر اس مین سستی ہے۔ تو آریہ صاحبان ہی کو ہے۔ اور کسی غیر کا اس مین کوئی دخل یا ممانعت نہین یہ آریہ اس جانور کو پالین اور کثرت سے اپنے گہرون مین رکھین پھر ہم دیکھین گے کہ کتنے آریہ آسایش مین ہین اور دیکھینگے۔ کہ انکو گائے کے ذریعہ سے کتنی بڑی آسایش ملتی ہے۔ ہان ہم جنگل اور بنون کے رہنے والون کے پاس گئون کے غلے کے غلے دیکھتے ہین جو کہ رات دن ان کو چراتے ہین۔ ان مین تو ہم آسایش نہین دیکھتے جسکا وعدہ دیانند صاحب دیتے ہین اور نہ ہم کو ان مین سے ایسے بلند خیال نظر آتے ہین اور نہی ان بیچارون کو سلطنت کے جس کے کرنیمین آسایش کی وجہ سے انکا محسن کش آریون کی طرح حکومت کرنے کا خیال گونجتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ پنڈت دیانند صاحب کے خیال کے مطابق گائے بڑھ بھی جاوے تو پھر ہم جسطرف نکلین گے گائے ہی پر ہماری نظر پڑے گی۔ جو کہ گلی مین کھیلنے والے بچونکا روز خون کیا کرینگی۔ اور پھر اتنی بڑی گائے کی جماعت کے لئے اسی نسبت سے سانڈون کی بھی ضرورت ہے۔ جو کہ اور بھی خطرناک ہین جس کے دروازے کو ٹکر ماری پھوڑ دیا۔ جو آدمی ملا اسکو سینگ مار دیا۔ اور جہان کوئی چیز پڑی دیکھی اسکو نوش کر گئے اور پھر ان کے آپس مین بھی ٹکرین مارنے کا خطرہ

ہے۔ تو کیا یہ باتین مفید ہین۔ یا کہ وبال جان ہین! درحبکہ ایک سوال پر دیانند صاحب خود فرماتے ہین۔ کہ جو ایذا رسان جانور ہو۔ اسکو سزا دی جاوے یا جان سے مار ڈالین۔ تو پھر وہی طریقہ عمل مین لانا پڑیگا جس پر کہ مسلمان یا دیگر قومین پہلے سے ہی دور اندیشی سے کاربند ہین۔ دیانند صاحب تو اِدہر اُدہر پھر کے اثبات کی طرف آئے ہین۔ کہ زیادہ ہو جانے پر جان سے مار دیا جاوے۔ مگر ہم پہلے سے ہی کہتے ہین۔ کہ جو چیز جہان زیادہ فائدہ دے اسکو اسی کام مین لگایا جاوے اور گائے سے دودھ لیا جاوے۔ مگر گوشت کی بھی ایک ضرورت ہے اسکو بھی اس کارآمد جانور سے پورا کیا جاوے۔ تاکہ ایسا دن نہ آوے کہ ہم کو گائے کے حد سے زیادہ ہو جانے پر جبکہ وہ بہت سی انسانی جانون کی ہلاکت کا موجب ہو چکی ہو۔ اس کا بیفائدہ خون کرنا پڑے پس کیا حرج ہے کہ ترازو کے دونون پلڑے برابر رکھنے کے لئے ہم تو گائے اور دوسرے جانورون کو اندازے کے موافق اور اپنی ضروریات کے مطابق پہلے ہی سے استعمال مین لائین اور ان کے گوشت سے فائدہ اٹھائین۔

والسلام

عبدالسلام کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور۔

بیسوع کی ناکامی

ہر ایک درخت اپنے پھلون سے پہنچانا جاتا ہے۔ جو درخت کہ عمدہ اور میٹھا پھل لاوے وہ اچھا اور قیمتی گنا جاتا ہے اور جو نہیں نہ لاوے اسکی کچھ قدر نہین کی جاتی اور نہ ہی اس کی کچھ زیادہ قیمت ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی جس باغ مین مفید اور پھلدار درخت ہون۔ وہ اس کے باغبان کے حسن انتظام پر دلالت کرتے ہین۔ اور ایسے باغ کو دیکھکر ایک سمجھدار انسان سمجھ سکتا ہے کہ اس کا مالی ایک دانا اور محنتی آدمی ہے جس نے ایسے پھلدار درخت لگائے ہین۔ کہ جن سے ہزارون اور لاکھون آدمیون کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور وہ اپنے فن مین بھی کامل اور تجربہ کار ہے کیونکہ درختون کی پرورش کرنیکو مناسب اوقات پر پانی دینا۔ ان پر نئے اور عمدہ پیوند لگانا۔ اور موسم کی مختلف حالتون مین ان کی ہر قسم کی نگرانی کرنا۔ یہ باغبانی کے فن کے کمال اور لمبے تجربہ پر دلالت کرتا ہے اور ایسے شخص ہی کی محنتون اور کوششون کا نتیجہ ہوگا۔ کہ باغ مین ایسے پھلون کا ایک خاصہ مجموعہ ہو جائیگا کہ جو نہ صرف شیرین اور لذیذ ہونگے بلکہ صدہا بیماریون مین شفا کے باعث ٹھہرینگے برخلاف ایسے محنتی اور ہوشیار باغبان کے کیسا کاہل اور نادان ہے وہ باغبان جو کہ ایک باغ لگاتا ہے اور اس مین کچھ پودے لگاتا ہے جن سے نہ تو وہ خود فائدہ اٹھا سکتا ہے اور نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے کیونکہ اول تو وہ اس قدر

محنت اور کوشش برداشت کر ہی نہین سکتا کہ طرح طرح کے مفید اور کار آمد پودہ جمع کرے اگر کسی قدر جمع بہی کرے تو وقت پر پانی نہ دے۔ کہاد نہ ڈالے وقت پر پیوند نہ لگاوے اور موسم کی سختیون اور چوپایون کی منہ زوریون سے حفاظت نہ کرنے سے وہ انکو تباہ کر ڈالتا ہے۔

پس آپ سمجھ سکتے ہین۔ کیا ایسے درخت کبہی عمدہ پہل لا سکتے ہین اور اس باغبان کی کیا قدر ہو سکتی ہے کیا ایسے باغبان کو کوئی مفید کہہ سکتا ہے یا ایسا عقلمند باغبان بنانے کے لایق ہو سکتا ہے ہرگز نہین ایسے کو باغبان بنانا ہی فضول ہے کیونکہ اسنے پودون کو ایسے طور پر پرورش نہین کیا۔ کہ عمدہ پہل دین اور مفید ہو سکین۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ لوگ ان پہلون کو ناپسند کرین۔ باغبان خود بہی کہتا ہے۔ کہ یہ پہل کڑوا ہے اور یہ پہل ترش ہے۔

اسی طرح یہ دنیا بہی ایک باغ ہے۔ اس کے اچھے پہل تیار کرنے کے لئے بہی باغبان آتے ہین۔ تاکہ ان رجون کو پہلدار بنائین۔ اسی واسطے بہت سے باغبان آئے لیکن یہان دو ہی باغبانون کا ذکر کرون گا۔ جنکو دو مختلف گروہ مانتے ہین۔ کہ یہ حقیقی باغبان ہین اور انہون نے پہلدار پودے پیدا کئے ہین۔ اور مین انشاء اللہ ثابت کرونگا۔ کہ کون حقیقی باغبان ہے اور کسکو یونہی باغ لگانے والا قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اسنے ایک بہی بوٹا تیار نہین کیا۔ اور وہ خود بہی اسبات کا اقرار کرتا ہے کہ مین نے کوئی پہل لانے والا درخت تیار نہین کیا۔ ان دونون مین سے اول الذکر تو ہمارے سردار یا نبی دامی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنہون نے

انسانون کو پھلدار بنایا۔ اور نافع الناس بنایا! درخود بھی یقین ہوگیا۔ کہ عمدہ اور مفید ہین۔

آخر الذکر یسوع مسیح ہین جنکو کہ یونہی باغ کا منتظم قرار دیا گیا ہے اور کوئی انسان ان کی صحبت سے مفید پیدا نہ ہو سکا۔ بلکہ بے ایمان اور مرتد ان کی صحبت سے رہے جنکی بابت وہ خود فرماتے ہین۔

متی باب ۸ آیت ۲۲ سے ۲۷ تک۔ یہ مینے اپنے شاگردون کو کہا۔ کہ اے کم اعتقادو۔ مرقس باب ۴۔ آیت ۴۰۔ اب تک ایمان نہین رکھتے لوقا باب ۸۔ آیت ۲۵۔ تمہارا ایمان کہان گیا۔ متی باب ۱۵۔ آیت ۱۹۔ جو باتین منہ سے نکلتی ہین۔ وہ دل سے نکلتی ہین۔ اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہین۔

متی باب ۱۶۔ آیت ۸۔ اے کم اعتقادو۔ مرقس باب ۸ آیت۔ کیا تمہارا دل سخت ہوگیا ہے۔ آنکھین ہین۔ اور تم دیکھتے نہین؟ کان ہین اور تم سنتے نہین۔

متی باب ۲۶ آیت ۲۱۔ } تم مین سے ایک مجھے پکڑوائیگا۔
یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۲۔ }

مرقس باب ۱۴ آیت ۱۸۔ ایک جو میرے ساتھ کہاتا ہے مجھے پکڑوائیگا۔

یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۷۔ ۳۸۔ پطرس (پطرس) تو تیرے لئے اپنی جان دونگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ کیا تو میرے لئے اپنی جان دیگا۔ مین تجھہ سے سچ کہتا

ہون۔کہ مرغ بانگ نہ دیگا۔جب تک کہ تو تین بار میرا انکار نہ کرلیگا۔

مرقس باب ۹ آیت ۱۹۔ اے بے اعتقاد قوم مین کب تک تمہارے ساتھہ رہونگا۔

متی باب ۱۷ آیت ۱۷۔اے بے اعتقاد اور کجرو قوم۔

یہ پودے ہین جو کہ یسوع نے لگائے ہین۔اور یہ ڈپلومے خود شاگردوں کو یسوع نے دیئے ہین۔اس سئے ہم کو اور ضرورت نہین رہتی۔کہ ہم ثابت کرین کہ اس کے تعلیم یافتہ کیسے تھے۔اور کیا کچھہ سنے تیار کیا یا کیا کچھہ اس مین طاقت تہی۔کہ شاگرد کو تیار کرے۔

اس کے مقابلہ مین اپنے سردار افضل الانبیاء کو پیش کرتا ہون۔کہ وہ کیسا معلم تہا۔اور اس نے کیا تیار کیا۔اور اس نے کیا اپنے شاگردون کے بارے مین کہا ہے ابی سعید سے روایت ہے "

مسلم فضایل ابی بکر۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اَمَنَّ الناس علی فی مالِہ وصحبتہٖ ابوبکر۔ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ مجھپر ابوبکر کا احسان ہے۔مال کا بہی اور صحبت کا بہی۔

مسلم فضایل ابی بکر۔عبداللہ ابن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔انہ قال لوکنت متخذاً خلیلاً لاتخذت ابا بکرٍ خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا اگر مین کسیکو جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر

کو بناتا۔ لیکن وہ میرے بھائی اور صاحب ہین۔ اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے

مسلم فضایل ابی بکر۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من

اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن اتبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا

قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر

انا فقال رسول اللہ صلے اللہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ۔ ترجمہ ابوہریرہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کون روزہ دار ہے

ابوبکر نے کہا مین پھر آپ نے فرمایا آجکے دن تم مین سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر

نے کہا مین نے آپ نے فرمایا آجکے دن تم مین سے کس نے بیمار کی پرسش اعنی عیادت کی ابوبکر

نے کہا مین نے آپ نے فرمایا جس مین یہ سب باتین جمع ہون وہ جنت مین جاویگا۔

فضایل حضرت عمرؓ عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم بینما انا نائم رایت الناس یعرضون وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما

یبلغ دون ذالک ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا ما اذا اولت ذالک

یا رسول اللہ قال الدین۔ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس حالت مین مین سو رہا تھا مین نے لوگون کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہین اور وہ کرتے پہنے

ہوئے ہین بعضونکے کرتے چھاتی تک ہین اور بعضونکے اسکے نیچے پھر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے تھے جو

زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین۔

مسلم۔ عن جابر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرایت فیہا دارا

او قصرا فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مین جنت مین گیا۔ اور وہان ایک گہر یا محل دیکھا مین نے پوچھا یہ کس کا ہی لوگون نے کہا عمر بن خطاب کا۔ عن سعد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک۔ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکی ہاتھہ مین میری جان ہے جب تجکو (عمر) شیطان ملتا ہی کسی راہ مین چلتا ہو۔ تو اس راہ کو جس مین تم چلتے ہو۔ چھوڑکر دوسری راہ مین جاتا ہے۔ مسلم۔ عن ابی موسی الاشعری قال تمجلس النبی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ۔ ترجمہ ابو موسی اشعری سی روایت ہی۔ ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ مین تھے۔ پر تیسرے شخص نے دروازہ کہلوایا۔ آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اسکو (عثمانؓ) جنت کی خوشخبری دے۔ مسلم حضرت علیؓ کی بزرگی کا بیان۔ عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلہ ھارون من موسی۔ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سی تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام کے پاس۔ مسلم سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان۔ عن علی یقول ما جمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعد بن مالک۔ ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسکے لئے جمع نہین کیا (یعنی یون نہین فرمایا کہ میرے ماں باپ تجہپر فدا ہون) مگر سعد بن مالک کیلئے۔ مسلم فضیلت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما بن عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر۔ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہی اور میرا خاص مصاحب زبیر ہی ہے مسلم فضایل طلحۃ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو ابوبکر و

عمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اِھدئ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہین ہی۔ مگر نبی یا صدیق یا شہید ۔ مسلم فضایل حسن علیہ السلام ۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال الحسن انی احبہ فاحبوہ واحبب من یحبہ ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ مین اسکو چاہتا ہون یعنی اسی محبت رکھتا ہون تو بھی محبت رکھہ اسکی اور محبت رکھہ اسکی جو محبت رکھی اسکی۔

یہ سندات ہین جو کہ آخر الذکر استاد نے اپنے شاگردون کو دین۔ سو یہ پبلک کے آگے پیش کردی جاتی ہیں ۔ وہ خود فیصلہ کرے کہ کون باغبان لایق ہے اور کس نے پودے تیار کئے۔ ہم یسوع کی زبان پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہین۔ کہ اس کا اپنے چیلون کی بابت کیا خیال تھا۔ اور وہ ان کو کیسے سمجھتا تھا۔ جو کہ رات دن ان کے حالات کا واقف تھا ! ۔ اور اسنے کیا تیار کیا۔ اس سے آپ خود یہی اندازہ کرین کہ آجکل کے مسیحی کیا کر دیکھائین گے ۔ جبکہ ان کے اُستاد کی تمام محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ سوائے ایک مجرد قوم بنانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکا۔ تو ان کے بعد کون مصلح پیدا ہوگا۔ کیونکہ شاگرد تو خمیر کے مانند تھے۔ جیسا کہ یہان یسوع نے بائبل مین کہا ہے جبکہ خمیر ہی خراب ہی۔ تو آٹے سے کیا عمدہ ہونے کی امید ہو سکتی ہے ۔ والسلام

(عبدالسلام کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور)

نمبر ۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج آپکی تار کے ذریعہ سے یک دفعہ ایک غم کی خبر یعنے واقعہ وفات عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی بیوی کا سنکر دل کو بہت غم اور صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دنیا کی ناپائیداری کا یہ نمونہ ہے کہ ابھی تھوڑے دن گذرے ہین کہ عزیزہ موصوف کی شادی کا اہتمام ہوا تھا اور آج وہ مرحومہ قبر مین ہے۔ جس قدر اس ناگہانی واقعہ سے آپ کو اور سب عزیزون کو صدمہ پہنچا ہوگا اسکا کون اندازہ کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا فرماوے اور عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی عمر لمبی کرکے آمین ثم آمین۔ اس خبر کے پہنچنے پر ظہر کی نماز میں جنازہ پڑھا گیا اور نماز مین مرحومہ کی مغفرت کیلئے بہت ہی دعا کی گئی اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے غم اور صدمہ کے عوض میں بہت سی خوشی پہنچاوے۔ آمین باقی تا دم تحریر خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۱۳ ستمبر ۱۸۹۹ء

نمبر ۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ میں بیاعث قدیمی بیماری کے جو آجکل ستمبر کے مہینہ مین اکثر مجھے ہوتی ہے بیمار رہا اور اب تک میری طبیعت صاف نہین ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یکم اکتوبر یعنی موسم کی تبدیلی کے وقت طبیعت صاف ہوگی۔ اور مینے آن مکرم کے اس مقدمہ کے

لئے بھی دعا کرنی شروع کردی ہے اور عزیزی سیٹھا حمد صاحب کی بیوی کیلئے بھی دعا کرتا ہون۔ امید کہ طبیعت درست ہونے پر بہت توجہ سے دعا کرون گا۔ میری طبیعت کچھ ایسی ضعیف اور کمزور ہو رہی ہے کہ بسا اوقات مین خیال کرتا ہون کہ گویا چند دم ہی میری عمر مین سے باقی ہین مگر باینہمہ آپکے لئے مین دعا کرنیکو کبھی نہین بھولتا۔ میں انشاء اللہ اگر خدا تعالی کے فضل سے زندگی ہوئی تو آپ کے ہر مقصد کیلئے دعا کرونگا اور مجھے امید یہی ہے کہ اگر مجھے دعا کرنے کیلئے وقت دیا گیا تو وہ دعا قبول ہوگی۔ میں بباعث علالت طبع کے اِسوقت زیادہ نہین لکھ سکتا اسلئے اسی قدر پر چھوڑتا ہون والسلام۔ خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا مجھے سخت افسوس ہے جسکو مین بھول نہین سکتا کہ مجھ کو اس حادثہ وفات کے وقت اس کامل دعا کا موقعہ نہین ملا جو اکثر کرشمہ قدرت دکھلاتی ہے مین دعا تو کرتا رہا مگر وہ اضطراب جو سینہ مین ایک حلین پیدا کرتا ہے اور دلکو بے چین کرتا ہے وہ اس لئے کامل طور پر پیدا نہ ہوا کہ آپ کے عنایت نامجات مین جو حال مین آئے تھے یہ فقرہ بھی درج ہوتا رہا کہ اب کسی قدر آرام ہے اور آخری خط آپ کا جو نہایت اضطراب سے بھرا ہوا تھا اُس تار کے بعد آیا جسمین وفات کی خبر تھی۔ اس خانہ ویرانی سے جو دوبارہ وقوعمین آگئی رنج اور غم تو بہت ہی اور نہ معلوم آپ پر کیا کیا قلق اور رنج گذرا ہوگا لیکن خداوند

کریم و رحیم کی اسمین کوئی بڑی حکمت ہوگی۔ یہ بیماری طبیبون کے نزدیک متعدی بھی ہوتی ہے اور اُس گھر مین جو ایسی بیماری ہو سب کو خطرہ ہوتا ہے اور خاوند کے لیئے سب سے زیادہ یسو شاید ایک یہی حکمت ہے خداوند تعالیٰ عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی عمر دراز کرے اور اس کے عوض میں بہتر صورت عطا فرمائے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اِس غم کو حد سے زیادہ اپنے دل پر نہ ڈالین کہ ہر ایک مصیبت کا اجر ہے اور مناسب ہے کہ اَب کے دفعہ ایسے خاندان سے رشتہ نہ کرین جنمین یہ بیماری ہے اور نیز جو آپ نے اپنے لئے تحریک کی تھی اس تحریک سے بھی سُست نہ ہون خدا تعالےٰ پر توکل کر کے ہر ایک کام درست ہو جاتا ہے سب خیریت ہے۔ کتاب تریاق القلوب چھپ رہی ہے انشاء اللہ القدیر دو تین ہفتہ تک چھپ جائیگی۔ باقی خیریت ہے والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء

نمبر ۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' پرسون کی ڈاک میں اور ایک سو روپیہ مرسلہ آن مکرم مجھ کو ملا۔ خدا تعالیٰ جزاء خیر بخشے آمین ثم آمین۔ مجھے پہر معلوم نہیں ہوا کہ وہ کار خیر انجام پذیر ہو گیا ہے یا ابھی کوئی تاریخ مقرر ہے امید کہ اس سے ضرور مطلع فرماوین گے باقی اس جگہ ہر طرح سے خیریت ہے۔ کتاب تریاق القلوب ابھی چھپ رہی ہے اور رسالہ مسیح ہند بھی چھپ رہا ہے اور رسالہ ستارہ قیصریہ چھپ چکا ہے امید کہ آن مکرم کی خدمت مین پہنچ گیا ہوگا۔ ۲۷ اگست ۱۸۹۹ء کو مجھ کو... نسبت یہ الہام ہوا

خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق مین تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا دشمنون نے لاافاقت کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی۔

خاکسار میرزا غلام احمد

نمبر ۵

مخدومی مکرمی سیٹھ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ عین انتظاری مین پہنچا۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ اس مبارک کام کیلئے آپ کی سلسلہ جنبانی کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی مجھے آپ کے اُس کام کی خبر تو نہ تھی مگر مینے آپ کے اِس سفر کے لئے بہت ہی دُعا کی کہ جو جو مطالب اس سفر مین مدنظر ہین خدا تعالیٰ اُنکو انجام دے مجھے امید ہے کہ وہ دعائین قبول ہوگئی ہونگی۔ مبارک کہ عقد نکاح کے بعد ضرور مسرور الوقت فرماوین۔ میرے نزدیک یہ کام نہ صرف مناسب بلکہ بہت ضروری تھا اللہ تعالیٰ اُس مین برکت ڈالے اور بہت سی برکات کا موجب کرے آمین ثم آمین باقی سب طرح سے خیریت ہے

والسلام خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ۳۰ اگست ۹۹ء

نمبر ۶

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آن مکرم کہ اس سو روپیہ کے بعد جو پہلے آن مکرم بھیج چکے تھے مجھ کو پہنچا اللہ تعالیٰ بہت

بہت جزائے دنیا و آخرت مین آپ کو دے اور اپنے فضل و کرم سے بلاؤن سے بچاوے آمین ثم آمین - اب جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا تہا آپ کی تشریف آوری کی انتظار ہے اللہ تعالی تمام تر خیریت و عافیت کے ساتہہ انکو لاوے آمین ثم آمین - منجمین اخبارون کے ذریعہ شور مچا رہے ہین کہ ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء تک دنیا کا خاتمہ ہے یعنی اگر ستارہ کی زمین کے ساتہہ ٹکر ہوگئی لیکن اب تک مجہکو کچہہ معلوم نہین ہوا خدا تعالی لوگون کو توبہ کی توفیق دے - موسم کے حالات تردی ہین پنجاب مین بارش نہین ہوئی خریف اور ربیع دونون سے زمینداروں کو ناامیدی ہوگئی کلکتہ مین طاعون شروع ہوگیا اخبار مین لکہا ہے کہ جناب نواب والسیرائے بہادر نے طاعون کا ٹیکا لگوایا ہے زیادہ خیریت ہے والسلام - خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ۲۵ اگست ۱۸۹۹ء

نمبر ۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ الحمد للہ والمنۃ کہ اب میرے گہر مین ہر طرح سے خیریت ہے آپ کے حالات کیطرف نظر لگی ہوئی ہے خدا تعالی ہماری عاجزانہ دعاؤن کا نیک نتیجہ ہمکو دکہاوے - آمین ثم آمین دعا کا سلسلہ جناب باری مین جاری ہے اور وہ رحیم و کریم ہے زیادہ خیریت ہے والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۵ جولائی ۱۸۹۹ء

نمبر ۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ خدا تعالی کے

فضل اور توفیق سے ہمیشہ نماز اور خارج کے وقت آپ کی مہمات اور بہبودی دنیا و آخرت
کیلئے دعا کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ قبول حضرت عزت ہو۔ کل سے میری طبیعت
علیل ہو گئی ہے کل تمام کے وقت مسجد مین اپنے تمام دوستون کے روبرو جو حاضر تھے
سخت درجہ کا عارضہ لاحق حال ہوا اور یک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت
مین سخت گھبراہٹ شروع ہو گئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی مین ایک دو دم باقی
ہین۔ بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کیطرف عود ہوا مگر ابتک کلی اطمینان نہین کچھ
کچھ آثار عود مرض کے ہین اللہ تعالیٰ فضل اور رحم فرماوے ایسے وقتون مین مجھے ہمیشہ
مشک کام آتی ہے اُس وقت مشک جو آپ نے بمبئی سے منگوائی تھی گھر سے منگوائی
گئی تھی لیکن طبیعت کی سخت سرگردانی اور دل کے اضطراب کی وجہ سے وہ مشک
کھولنے کیوقت زمین پر متفرق ہو کر گر گئی اور گرمی کے سبب سے خشک تھی اور ہوا پھل
رہی تھی ضائع ہو گئی اسلئے مجھے دوبارہ آپ کو تکلیف دینی پڑی یہ مشک بہت عمدہ تھی
اسی دوکان سے ایک تولہ مشک لے کر جہان تک ممکن ہو جلد ارسال فرماوین کہ دورہ مرض
کا سخت اندیشہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ ہے آپ نے یہ مشک بمبئی سے منگوائی
تھی باقی خیریت ہے اس وقت بھی طبیعت صحت پر نہین رجسٹر کرا کر یہ خط بھیجتا ہون۔
مین انشاء اللہ القدیر آپ کے صاحبزادہ سید احمد صاحب کے لئے اور اُنکی دنیا و عاقبت
کی کامیابی کیلئے بہت دعا کرونگا۔ میری طرف سے سلام علیک اونکو پہنچے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

نمبر ۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب عبدالرحمن صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ہر طرح پر اللہ جل شانہ کے فضل پر امید رکھنا چاہیئے اگر کوئی تاجر تباہ حالت میں ہو گیا ہے
تو ہر ایک سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ جدا ہے کسی کی تباہی اور سرسبزی محض بداتفاقات سے
نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ میں جیسا کہ آپ کے روبرو آپ کے
لئے دعا میں مشغول تھا ویسا ہی آپ کے بعد بھی مشغول ہوں اور ہر طرح پر اللہ جلشانہ
کی ذات پر نیک امید رکھتے ہیں امید کہ حالات خیریت آیات سے اطلاع بخشتے رہیں گے
اور اس جگہ پر تادم تحریر ہذا خیریت ہے۔ والسلام خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان
خط بند کرنیکے بعد مبلغ ایک سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر پہنچ گیا۔ جزاکم اللہ خیرا۔

۲۶ مئی ۱۸۹۹ء

نمبر ۱۰

مخدوم مکرم اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تار مدراس سے بخیر وعافیت
میرے پاس پہنچ گئی۔ الحمد للہ کہ اوس نے اپنے فضل وکرم سے راہ کی آفات سے بچا کر سلامتی
کے ساتھ گھر میں پہنچا دیا۔ اِسی طرح میں جناب الٰہی میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو معاملات
تشویشات سے بھی رہائی بخش کر ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی مرضی کی راہوں پر چلاوے
آمین ثم آمین۔ امید رکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں گے
بخدمت دیگران سلام مسنون۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان۔ ۱۵ مئی ۱۸۹۹ء

نمبر ۱۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ پہنچا بفضلہ تعالیٰ میری طبیعت ٹھہر گئی ہے دورہ مرض سے امن ہے حقیقت مین یہ عمر جب انسان ساٹھ پینسٹھ سال کا ہو جاتا ہے مرنیکے لئے ایک بہانہ چاہتی ہے جیسا کہ ایک بوسیدہ دیوار۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملون سے وہ بچا لیتا ہے۔ کل کی تاریخ عنبر بھی پہنچ گیا میں طرف سے اس مہربان دوست کی خدمت مین شکریہ ادا کرین جنہون نے میری بیماری کا حال سنکر اپنی عنایت اور ہمدردی محض للہ ظاہر کی۔ خدا تعالیٰ اُن کو اس خدمت کا اجر بخشے اور ساتھ ہی آپ کو آمین ثم آمین۔ میرے گھر مین جو ایام امید تھے ۱۴۔ جون کو اول دردزہ کے وقت ہولناک پیدا ہو گئی یعنے بدن تمام سرد ہو گیا اور ضعف کمال کو پہنچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اُس وقت مینے خیال کیا کہ شاید اب اسوقت یہ عاجزہ اس فانی کو الوداع کہتی ہے بچون کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسرے گھر مین رہنے والی عورتین اور اُن کی والدہ تمام مُردہ کی طرح اور نیم جان تھے کیونکہ ردّی علامتین یک دفعہ پیدا ہو گئی تھین اُس حالت مین اُنکا آخری دم خیال کر کے اور پھر خدا کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کر کے اُنکی صحت کیلئے مینے دعا کی یک دفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا تحویل الموت یعنے ہمنے موت کو ٹال دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا اور بدن پھر گرم ہو گیا اور حواس قایم ہو گئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اس تنگی اور گھبراہٹ کی حالت مین مینے مناسب سمجھا کہ آپ کیلئے بھی ساتھہ دعا کرون چنانچہ کئی دفعہ دعا کی گئی زیادہ خیریت ہے۔ اسوقت مین خط لکھہ چکا تھا کہ پھر سخت کمر مین درد اور تپ میرے گھر مین ہو گیا سخت بیتابی ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔

ڈائری حضرتِ اقدس

دوسرا حصہ

کیمیا †

فرمایا کہ بہت سے لوگ کیمیا کی فکر مین لگے رہتے ہین اور عمر کو ضائع کرتے ہین اور بجاے اِسکے کہ کچھ حاصل کرین جو کچھ پاس ہوتا ہے اسکو بھی کھو دیتے ہین - ایک شخص بٹالہ کا رہنے والا تہا جو کہ کسی قدر غربت سے گذارہ کرتا تہا اور اُس نے جو مکان رہایش کے لئے بنایا تہا اُسکے باہر کی ایک ایک اینٹ تو پکی تہی اور باقی اندر سے کچا تہا - ایک دِن اُسے ایک فقیر ملا جو بہت وظیفہ پڑہتا رہتا تہا اور ظاہرا نہایت نیک معلوم ہوتا تہا بوجہ اُسکے ظاہری ورد وظایف کے وہ سادہ لوح آدمی اُسکے ساتہہ بہت بیٹھتا اور تعلق رکہتا تہا کچھ مدت کے بعد اس فقیر نے بڑی سنجیدگی سے اُس آدمی سے پوچہا کہ تمنے یہ مکان اِس طرح پر کیون بنایا ہے کیون نہین سارا پختہ بنا لیتے اس نے جواب دیا کہ روپیہ نہین غریب ہون - اِس پر فقیر نے کہا روپیہ کی کیا بات ہے اور اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا - اِس ذو معنے جواب پر اُس شخص کو کچھ خیال پیدا ہوا اور اُس نے اُس سے پوچہا کہ کیا تم کچھ کیمیا جانتے ہو اُس نے کہا کہ ہان اوشنا دصاحب جانتے تہے اور بہت اصرار کے بعد مان لیا کہ مجہہ کو بھی آتا ہے پر مین کسی کو بتاتا نہین چونکہ تم بہت پیچھے پڑے ہو اس لئے کچھ تمکو بتا دیتا ہون اور یہ کہکر اُس کو گھر کا زیور اکٹھا کرنے کی ترغیب دی

† نوٹ - یہ باتین سیر مین ہوئین مگر چونکہ کوئی اخبار نویس ساتہہ نہ تہا اس لئے یہان ہی درج کر دی ہین - ایڈیٹر

اور کچھہ مدت تک باہر میدان میں جاکر وظیفہ پڑہتا رہا ایک دن زیور لیکر ہنڈیا
مین رکہنے لگا مگر کسی طرح اس زیور کو تو چرا لیا اور اُسکی جگہ اینٹین اور روڑے
بہر دئے اور خود وظیفہ کے بہانے باہر چلا گیا اور جاتے وقت کہہ گیا کہ اِس ہنڈیا
کو بہت سی اُپلون مین رکہہ کر آگ دو مگر دیکہنا کچا نہ اُتارنا بلکہ جبتک میں نہ آؤن
اُسے ہاتہہ نہ لگانا۔ اس نے اُسکے کہنے کے مطابق اُس ہنڈیا کو خوب آگ
دی اور اس قدر دھوان ہوا کہ ہمسائے اکٹھے ہو گئے اور دروازہ کہلوا کر اندر
گئے اور جب اس سے پوچھنے پر معلوم کیا کہ کیمیا بن رہا ہے تو اُنہون نے اس شخص کو
سمجھایا کہ وہ تو تجھے لوٹ کر لے گیا اور جب ہنڈیا کہولی تو اس مین سے روڑے نکلے
چنانچہ وہ شخص جب کسی کام کے لئے گورداسپور گیا تو وہان اُسے معلوم ہوا کہ
وہی شخص کسی اور کو دہوکا دیگیا ہے اور وہان آگ جل رہی ہے پس اُس نے انکو
بہی سمجھا دیا کہ وہ مجھہ کو بہی لوٹ کر لے گیا ہے اور وہان بہی ہنڈیا کہولنے پر اینٹ
پتہر ہی نکلے۔ اِسی طرح قادیان کے پاس ایک گاؤن ہے وہان ایک کیمیاگر آیا اور
مسجد مین ٹھیرا۔ مسجد والے سے پوچہا کہ یہ مسجد ٹوٹی پہوٹی ہے اِسکو بناتے کیون
نہین۔ اُس نے کہا کہ ہمارے آباواجداد کے زمانہ مین یہ مسجد بنی تہی اب ہم غریب
ہین اس قدر روپیہ نہین۔ اُس نے کہا کہ نہین روپیہ کا کیا ہے بندوبست ہو جائیگا
اور پوچہے جانے پر جواب دیا کہ مین چاندی بنا سکتا ہون چنانچہ اُس شخص نے
پچیس روپے دیئے اور وہ کیمیاگر اُسکو لیکر ٹبالہ آیا اور وہان پہنچکر اُسکو صاف کی
ہوئی قلعی دیدی۔ وہ شخص بے چارہ سادہ لوح تہا فرق نہ کر سکا اور اپنے گانو مین

اگر سنار کو دکھلائی تو معلوم ہوا کہ بالکل بے قیمت ہے۔ اِسی طرح ایک ڈپٹی ....
صاحب تھے جن کو مدت سے کیمیا کا شوق تھا اور اسمیں بہت روپیہ ضایع کر چکے تھے اکدن
ایک آدمی اُنکے پاس آیا اور کہا کہ مین کیمیا بنانی جانتا ہون مگر سامان وغیرہ کیلئے
پانچسو روپیہ درکار ہے وہ ڈپٹی صاحب نے فوراً دلوادیا۔ روپیہ لیکر وہ شخص ایک پاس
کی دوکان مین بیٹھ گیا اور ڈپٹی صاحب کو کہلا بھیجا کہ روپیہ تو مین لے چکا اب
جو مرضی ہو کرو میں نہین دیتا۔ لینا ہے تو عدالت مین نالش کرو۔ ڈپٹی صاحب
اب ایسے بوڑھاپے مین نالش کس طرح کرتے اور کرتے تو اپنی بے عزتی ہوتی چُپ
ہو رہے۔ غرض یہ سب بیہودہ ہے۔

(کیمیا کی مرض پہلے زمانہ مین تو عام طور پر تھی اور ہنود اسمین مدت سے
پھنسے ہوئے تھے مگر افسوس بعض تعلیم یافتہ لوگ بھی اب تک اسکے دلدادہ ہین
اسلام اِسکو بالکل ناجائز قرار دیتا ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رزق کریم
متقی کو ضرور ملتا ہے اور وہ رزق جس سے فایدہ پہنچے کریم ہی ہوتا ہے ورنہ
بہت سے ایسے مال ہوتے ہین جو ناجائز طریقون سے کمائے جاتے ہین اور
ناجایز باتون مین اور فضول رسومات مین اُٹھ جاتے ہین حالانکہ محنت اور نیکی سے
کمایا ہوا روپیہ اپنے اصل موقعہ پر خرچ ہوتا ہے جیسا کہ ان دو بھائیون کے قصہ
سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابُوھُما صالحا کی وجہ سے دو نبیون کو اِس
بات پر معمور کیا کہ وہ اُس روپیہ کی حفاظت کیلئے جو کہ نیکی اور تقویٰ سے کمایا
ہوا تھا ایک دیوار بنائین۔ پس انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر بننے سے

بہت بہتر ہے اُس کیمیاگری مین تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اِس کیمیاگری مین
دین بہی اور دُنیا بہی دونون سدھر جاتے ہین - افسوس ہے ان لوگون پر
جو ساری عمر یون ہی فضول ضایع کر دیتے ہین اور کیمیا کی تلاش مین ہی مرجاتے
ہین حالانکہ اس کوچہ مین سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھہ نہین
اور ایسا شخص یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹہرتا ہے اصل
کیمیا تقوےٰ ہے جس نے اسکو حاصل کر لیا اُس نے سب کچھہ حاصل کر لیا اور جس نے
اِس نسخہ کو نہ آزمایا اُس نے اپنی عمر کو ضایع کیا - اگر کیمیا واقعی ہو بہی تو بہی اُس کے
پیچھے عمر کھونیوالا کبہی متقی اور پرہیزگار نہین ہو سکتا جسکو رات دن دنیا کی محبت لگی
رہیگی وہ اپنے پاک اور پیاری خدا کی محبت کو اپنے دل مین کس طرح جگہ دیگا - (اسلام اوڈیٹر
اصل ڈائری سے یہ دو تین سطرین کاتب کاپی سے رہ گئی تہین لہذا اس جگہ درج کر دین ہیں - اوڈیٹر)
خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم وما توعدون ۔ فورب السماء والارض انہ لحق
مثل ما انکم تنطقون ۔ یعنی ہر ایک انسانکو خدا تعالیٰ اپنے پاس سے روزی دیتا ہے حضرت
داؤد کہتے ہین کہ مین بچہ تہا اور اب بوڑہا ہو گیا ہون مگر آجتک مینے کسی صالح کی اولاد کو بگڑے
مانگتے نہین دیکہا اسی طرح (توریت) مین ہے کہ نیکبخت انسان کا اثر اسکی سات پشت تک
جاتا ہے پہر قرآن مجید مین بہی ہے کہ کان ابوھما صالحا یعنی ان کا باپ صالح تہا -
اِسلئے خدا تعالیٰ نے اِنکا خزانہ محفوظ رکہا اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکے کچھہ ایسی نیکیان تہے -

کفارہ

کفارہ کی نسبت فرمایا کہ عیسائی کفارہ پر اس قدر زور دیتے ہین -
حالانکہ یہ بالکل لغویات ہے اِن کے اعتقاد کے موافق مسیح کی انسانیت

قربان ہوگئی مگر صفت خدائی زندہ رہی۔ اب اِس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہ جو دُنیا کیلئے فدا ہوا وہ تو ایک انسان تہا خدا نہ تہا حالانکہ کفارہ کیلئے بموجب اُنہی کے اعتقاد کے خدا کا قربان ہونا ضروری تہا مگر ایسا نہین ہوا بلکہ ایک انسانی جسم فدا ہوا اور خدا زندہ رہا اور اگر خدا فدا ہوا تو اُس پر موت آئی۔ اصل مین اِس کفارہ کیوجہ سے ہی دُنیا مین گناہ کی کثرت ہو رہی ہے مگر جب عیسائیون کو کہا جاتا ہے کہ کفارہ نے دُنیا مین گناہ پہیلایا ہے تو وہ جواب دیتے ہین کہ کفارہ صرف نجات کیلئے ہی ورنہ جب تک انسان پاک نہ ہو اور گناہون سے پرہیز نہ کرتا ہو کفارہ کچھہ نہین مگر جب انہی لوگون کیطرف دیکہا جاتا ہے جو اس قول کے کہنے والے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ طرح طرح کے گناہون مین مبتلا ہین ایک دفعہ ایک پادری کسی گنہ کی وجہ سے پکڑا گیا تو اوس نے جواب دیا کہ کفارہ ہو چکا ہے اب کوئی گنہ نہین اگر کفارہ گنہ کرنے سے نہین بچاتا تو اُسکا کیا فایدہ چنانچہ اِسکا جواب عیسائی کچھہ نہین دے سکتے +

عیسائیون کی ترقی

ذرا یا کہ عام طور پر تو عیسائی صرف لالچ کیوجہ سے مذہب عیسوی مین داخل ہوتے ہین چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ پادری گرسفورڈ مجہہ کو ملنے قادیان مین آئے تو اُن کے ساتہہ ایک نو عیسائی تہا جو انہین بہت اعتبار اور رسوخ رکہتا تہا مینے پادری صاحب سے پوچہا کہ کیا آپ اِس شخص کے سچے عیسائی ہونے پر یقین رکہتے ہین اور آپ کو اعتماد ہے کہ یہ خالص اور سچا عیسائی ہے تو اونہون نے اُسکے سامنے ہی کہا کہ نہین مجہہ کو یقین نہین اِسی طرح ایک میم لوسی نے سنایا کہ ایک عورت عیسائی ہوگئی اور اسکو ایک میم لوگون کے

گھرون مین لیجاتی اور کہا کرتی کہ دیکھو یہ بڑی خاندانی عورت ہے، اور بڑے سچے دل سے عیسائی ہوئی ہے اور بڑی نیک ہے آپ تمام لوگون کو اسکی نظیر پر چلنا چاہیئے اور مجھے بھی کہا کہ یہ بڑی پاک اور نیک عورت ہے، دو تین ماہ کے بعد اسکے حمل کے آثار ظاہر ہوئے حالانکہ وہ کنواری تھی۔ اسکے بعد وہ میم صاحبہ بہت ہی چھپ کر باہر نکلتی تھین اور جب مجھ یا کسی اور شخص کو دیکھ لیتین جو بات سے واقف ہو تو وہ راستہ چھوڑ دیتیں یا دوسرے راستہ چلی جاتین ایک دن مین اسکی کوٹھی پر گیا اور کہا کہ میم صاحبہ اب آپکی بزرگی کیا ہوئی تو اسکو سنکر اُس نے کہا کہ نہین نہین وہ حمل پہلے کا تھا تو مینے کہا پہلے کا تھا یا پیچھے کا اس سے تو کوئی بحث نہین بات تو یہ ہے کہ اگر یہانکی عورتین اور لڑکیان اسکی نظیر پر چلتین تو گویا غضب ہو جاتا۔ (جہان تک نو عیسائیون کی موجودہ تعداد کو ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسمین زیادہ تر حصہ ذلیل لوگون کا ہے جنکو خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہین بلکہ اپنے نفس اور اپنے عزیزون کو پالنے سے غرض ہے جو لڑکا آوارہ ہوا گھر پر مان باپ نے تشدد کیا سکول مین اُستاد نے ڈانٹا ڈپٹا فوراً گرجا کی پنہ مین داخل ہو گیا جہان کہ بغیر کسی کام کے ہر طرح کا عیش میسر آتا ہے نہ پڑھنا نہ لکھنا آوارہ گردی مین سارا سارا دن ختم ہو گیا اور اتوار کے دن گرجہ مین پادری صاحب کو شکل دکھا دی۔ اسی طرح وہ عورتین جو اپنے گھرون مین عیاشی کرنے سے ڈرتی ہین وہ کسی گرجہ کی پنہ مین آجاتی ہین۔ چوڑھے چمارون کو سارا دن کام کرنیکے بعد اوقات بسری کیلئے کچھ ملتا تھا اُنھون نے عیسائی ہونیکو غنیمت جانا نہ انکو مذہب سے کوئی تعلق ہے اور نہ یہ ایمان سے غرض جہان پناہ ملے اور کھانے پینے کو ملے وہ وہین جانیکو تیار ہین۔ ہمارے

ریویو

ردّ چکڑالوی ۔ یہ کتاب محمد ظہیر الدین صاحب کی تصنیف کردہ ہے ۔ اور چکڑالوی کے عقاید کے ردّ مین ہے ۔ مصنّفِ کتاب تصنیف کے کام مین بہت ہوشیار ہین اور جواب دینے کے طریق خوب جانتے ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آجکل چکڑالوی یا اہل قرآن کے فتنہ سے بچنے کیلئے یہ کتاب احمدیون کو ضرور اپنے پاس رکھنی چاہیئے آیندہ ہم انشاء اللہ کچھ اور بھی لکھین گے ۔ ملنے کا پتہ :۔ دفتر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

نوٹس

پہلے ہم نے ۱۰ ۔ فروری ۱۹۰۸ء کو ایک رسالہ بطور نمبر اول شائع کیا تھا جس مین ہماری غرض یہ تھی کہ ہمارا سال فروری سے شروع ہو مگر غلطی سے اُسپر بجائے ۱۰ ۔ فروری کے ۱۰ ۔ جنوری لکھا گیا ۔ اور اس طرح پر ہماری منشاء پوری نہیں ہوئی اس وقت ہم دو پرچے نمبر ۲ و ۳ اکٹھے شائع کرتے ہین لہذا جنوری ۱۹۰۸ء سے شروع سال سمجھا جاوے ۔ والسلام

منیجر رسالہ تشحیذالاذہان

ریویو

مجموعہ فتاوی احمدیہ۔ یہ کتاب مولوی محمد فضل خان صاحب چنگوی نے حال مین ہی تیار کی ہے اور اِسکے مضامین اسکے نام سے ہی ظاہر ہین آمین انہون نے نہایت کوشش اور محنت سے جماعت احمدیہ کی آسانی کیلئے حضرت مسیح موعود اور دیگر بزرگان فرقہ احمدیہ کے فتوون کو جو مختلف کتب اور اخبارات مین چھپتے رہے ہین اکٹھا کیا ہے اور یہ اُن کا احسان تمام قوم پر ہے اور جہان تک مین اس کتاب کو دیکھتا ہون مجھے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک خواندہ احمدی کے گھر مین یہ کتاب ہونی چاہیئے کیونکہ بوجہ اُس عناد اور بغض کے جو مخالفین سلسلہ ہم سے رکھتے ہین ہم کسی مسئلہ کے پوچھنے کیلئے اُن کی پاس نہین جا سکتے اور نہ وہ گوارا کرتے ہین اور نہ اُنکے مسایل اس قابل ہین کہ اُن پر شرح صدر سے یقین کیا جائے کیونکہ اس وقت اسلام کے مختلف فرقہ ہین اور مختلف مسائل اُنمین رائج ہین پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ خدا کے مقرر کردہ حکم کے فیصلون سے آگاہی حاصل کرین اور اُن پر کاربند ہون اس کتاب مین ایک نقص رہگیا ہے جو کہ امید ہے کہ مؤلف صاحب آیندہ کسی موقعہ پر دور کر دینگے اور وہ یہ ہے کہ آمین اُن جگہون کے حوالہ نہین دیئے گئے جہان سے یہ فتوی لیے گئے ہین تاکہ آیندہ لوگون کو اس کے دیکھنے کا بھی موقعہ ملسکتا مگر بہرحال یہ کتاب قابل قدر ہے اور ہر ایک احمدی کو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اِس کتاب کے تین حصے ہین قیمت حصہ اول (عہ) حصہ دوم (۸ر) حصہ سوم (۴ر) ہے اور **مولوی محمد فضل خان صاحب** احمدی (مصنف کتاب ہذا) ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے ملسکتی ہے۔

رسید زر رسالہ تشحیذ الاذہان از ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

لغایت ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۲۲ - منشی کلاب الدین صاحب رہتاس - ۲ر

نمبر - محمد حسین صاحب - سیالکوٹ ع

نمبر ۳۸۵ - منشی عبدالعظیم صاحب سلاہیکے ع ۱ر

نمبر ۴۶ - منشی عبدالصمد صاحب پٹیالہ ع

نمبر ۱۰۳ - منشی ذوالفقار علیخان صاحب الہ آباد - ع

نمبر ۶۴ - عبداللہ جھنڈو ساہی بقایا ۱۹۰۷ء - عصر

نمبر ۳ - محمد تیمور صاحب بابت سال ۱۹۰۷ء عا ر

نمبر ۶ - محمد ضیاء الدین صاحب بابت ۱۹۰۸ء مصر -

نمبر ۳۴۲ - ڈاکٹر محمد شریف صاحب بقایا ۱۹۰۷ء عصر ۱ر

نمبر ۱۱۳ - محمد جعفر خان صاحب منڈلہ بابت ۱۹۰۸ء عصر

نمبر ۱۱۶ - چودہری رستم علی صاحب انبالہ بابت ۱۹۰۸ء عا

نمبر ۲۹۷ - ڈاکٹر رحیم بخش صاحب - گوجرنوالہ - "

نمبر ۱۴۳ - حکیم محمد قاسم صاحب - لالہ موسیٰ "

نمبر ۳۲۰ - شیخ رحمت اللہ صاحب - لاہور - "

نمبر ۴۱۲ - بابو محمد اشرف صاحب - لاہور - "

نمبر ۱۱۷ - بابو عبدالرحمن صاحب - انبالہ - "

نمبر ۹۰ - والدہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ بابت ۱۹۰۸ء عاص ار

نمبر ۱۷۳ - محمد عبدالرحمن صاحب کپورتھلہ - بابت ۱۹۰۸ء عاص ار

نمبر ۱۷۵ - سردار خان صاحب - کپورتھلہ بابت ۱۹۰۸ء عاص ار

نمبر ۱۰۲ - عبدالمجید خان صاحب - کپورتھلہ " عاص ار

نمبر ۷۷ - علی احمد خان صاحب - لاہور - " عاص ار

نمبر ۳۵۷ - برکت علی صاحب "ماجر - لاہور - " عاص ار

نمبر ۳۵۰ - عبداللہ صاحب مشن خوان - سیالکوٹ - " عاص ار

نمبر ۱۳۷ - منشی طفیل احمد صاحب - چنیوٹ " عاص ار

نمبر ۴۳۱ - چوہدری نظام الدین صاحب قصور بابت ۱۹۰۸ء اللعہ

نمبر ۴۲۵ - مرزا امیر احمد صاحب - مردان بابت ۱۹۰۸ء عاص ار

نمبر ۴۱۵ - غلام حسین صاحب - ڈنڈوت " عاص ار

نمبر ۴۱۳ - یعقوب خان صاحب - سرگودہ " عاص ار

نمبر ۳۹۸ - مرزا محمد اکبر خان صاحب - رسول " عاص ار

نمبر ۳۷۶ - عبدالکریم صاحب - سمرالہ " عاص ار

نمبر ۳۵۶ - منشی محبوب عالم صاحب " عاص ار

نمبر ۳۴۰ - محمد اکبر خان صاحب - ڈیرہ غازیخان " عاص ار

نمبر ۳۳۵ - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - لاہور " عاص ار

نمبر ۳۲۸ - مرزا امیر اکبر صاحب - مردان " عاص ار

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

اور رہو جائے تم میں سے ایک گروہ جو نیکی کیطرف بلائے اور بھلائی کا حکم کرے اور بدی سے منع کرے اور ایسے لوگ ہی مصلح ہوتے ہیں

رسالہ
تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

فہرست مضامین

حل حیثیان - ۴۵ سے ۹۱ - مولوی فضل دین صاحب

اڈیٹوریل نوٹ - ۹۲ سے ۹۴ - ایڈیٹر صاحب

گائے کا اندیشہ -- ۹۴ سے ۱۰۱ - مولوی عبدالسلام

یسوع کی ناکامی - ۱۰۲ سے ۱۰۸ - "

بابت فروری و مارچ

مکتوبات امام الزمان - ۱۰۹ سے ۱۱۶ تک

ڈائری حضرت اقدس - ۱۱۷ سے ۱۲۲ تک

ریویو دنوٹس - ۱۲۳ سے ۱۲۴ تک

خدا کی تازہ وحی - ٹائٹل پیج

رسیدز - "

باہتمام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء کو انوار احمدیہ مشین پریس قادیان سے شائع ہوا۔

خدا کی تازہ وحی

۲۶-جنوری ۱۹۰۸ء ۱-حرقہا اللہ - ۲-قتلہا اللہ ۳-میری فتح ہوئی - ۴- انا رادوہ الیک - ۵- انت منی بمنزلۃ اسمی

فرمایا - آج رات کو ہمارے گھر مین بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اس نے کتے کو پکڑ کر کاٹ دیا اور کہا

چپ - ۲۸-جنوری - ۱ انی معک یا ابراھیم - ۲- از خدا یابند

مردانِ خدا - ۹- فروری - ۱- انت امام مبارک - ترجمہ - تو امام مبارک ہے - ۲- لعنۃ اللہ علی من کفر - ترجمہ اللہ کی لعنت اُسپر جس نے انکار کیا - ۳ - انی معک فی السماء والارض - ترجمہ مین تیرے ساتھ ہون آسمان اور زمین مین - ۴- انی معک فی الدنیا والاخرۃ - ترجمہ - مین دنیا اور آخرۃ مین تیرے ساتھ ہون - ۵ - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون - ترجمہ - اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقوی اختیار کرین اور جو نیکوکار ہین - ۶ - اینما ثقفوآ اخذوا وقتلوا تقتیلا - جہان کہین پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کیئے جاوین گے - ۷- لا تقتلوا زینب ترجمہ - زینب کو قتل نہ کرو - ۸ - آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا - ۱۱- فروری یا مسیح اللہ عد وانا - ترجمہ - اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حلّ چیستان (۲)

اعنی

ضربُ النعال علیٰ وجہ الدجال

"دجّال کے مُنہ پر جوتی۔"

تذکرہ ناظرین آگاہ ہین کہ مرقع قادیانی کے ایڈیٹر ثناء اللہ امرتسری نے جو انعامی مضمون چیستان دسمبر کے مرقع مین حضرت مرزا صاحب اور آپکی جماعت کو چیلنج دیکر بوعدہ انعام پانسو روپیہ شایع کیا تہا۔ اس کا مکمل جواب اسی رسالہ کے ذریعہ نمبر ۱ مین دیا گیا ہے۔ ایڈیٹر مرقع کو چاہیئے تو یہ تہا کہ چیستان کے حل کامل کے پہنچنے پر ہمارے مطالبہ کے بغیر ہی بفحوائے الکریم اذا وعد وفا۔ انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ بھیجدیتے تاکہ کسی دینی مصرف مین کام آتی۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ اپنے مرقع کے شایع کردہ اقرار کے بموجب انعامی رقم بلا توقف بھیجتے۔ اسی دن سے بدحواس ہوکر یہ واویلا اور دہائی شروع کردی کہ ہمین نے احمدیون سے انعامی رقم کا وعدہ نہین کیا۔ کہ وہ مجھ سے مطالبہ کرتے ہین۔ بلکہ میرا وعدہ تو حضرت مرزا صاحب سے خاص تہا یعنی اگر وہ جواب اپنی قلم

سے لکھتے۔ تو مین یہ رقم دیتا۔ اس لیئے کہ یہ جواب ان کے خادم نے لکھا ہے مین یہ رقم ادا نہین کر سکتا۔ اسپر ان کو بوساطت اخبار الحکم و اخبار عام بذریعہ ایک کھلی چٹھی کے دوبارہ لکھا گیا کہ بلا اس کے کہ ہم آپ کو اس تصفیہ کیلئے خاص نوٹس دین بہتر ہو کہ آپ وہ روپیہ بھیجدین۔ ہان اگر آپ کو کوئی عذر ہے تو اس کے متعلق اطلاع دین تا کہ اس کا فیصلہ ہو جائے۔ اسوقت تک ایڈیٹر مرقع نے ہمکو اطلاع نہین دی۔ کہ کیون وہ روپیہ نہین بھیجتے جبکہ چیستان کا حل ہو چکا ہے! جواب کے منتظر ہین۔

البتہ اخبار اہلحدیث کی کئی پرچون مین انہون نے یہ رونا رویا ہے۔ کہ یہ انعامی رقم حضرت صاحب سے خاص تھی ایڈیٹر مرقع دسمبر کے مرقع مین تمام احمدیون کو چیلنج دیکر اب اس عذر سے کہ وہ انعام مرزا صاحب سے خاص تھا انشاء اللہ ہم سے نجات نہ پائین گے جب تک کہ دسمبر کے مرقع کو جلا کر راکھ نہ کر دین۔ شرط یہ ہے۔ کہ ساتھ ہی خود بھی نابود ہو جائین۔ خیر ایڈیٹر مرقع کے ساتھ اس انعامی رقم کا جس طرح تصفیہ ہوگا۔ اس کے متعلق ناظرین کو پورا اطلاع دین گے۔ اس وقت ہم اپنے ناظرین کی خدمت مین جو کچھ پیش کرنا چاہتے ہین۔ وہ غور پڑھین۔ ہان ایڈیٹر مرقع یاد رکھین۔ کہ یہ پیالہ ان کو طوعاً کرہاً ضرور پینا پڑیگا۔ اگر انہون نے کھلی چٹھی کا کوئی معقول جواب نہ دیا۔ تو عنقریب ہی حرم سرائے مین انکو ہم خود اطلاع دیکر ہلاہل کا پیالہ پلائین گے۔ انشاء اللہ۔

تمہید ایڈیٹر مرقع نے انعامی رقم بچانیکے لیئے جہان اپنے اخبار اور مرقع مین بار بار یہ زور دیا ہے کہ یہ رقم مرزا صاحب کے لیئے

خاص تہی۔ دوسری طرف ناظرین مرقع کی دلجوئی کے لیئے فروری کے مرقع مین پہلو بدلکر اور اصل بات کو نظر انداز کر کے حل چیستان کی بعض عبارتین ناقص صورت مین نقل کر کے ان پر جرح کی ہے۔ مین نے فروری کے مرقع کو بہت افسوس کیساتھہ پڑھ کر ایڈیٹر مرقع کو یہ خط لکھنا کافی سمجھا۔

ایڈیٹر مرقع امرتسر

کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم نے جو کچھہ رسالہ در "حل چیستان" کے جواب مین مہینہ بھر کی جانکاہی کے بعد اپنے مرقع مجریہ بابت فروری ۱۹۰۸ء مین لکھا ہے اس کو مین نے پڑھہ لیا ہے سو واضح ہو کہ انعامی رقم چونکہ تمہاری شایع کردہ چیستان پر مقرر تہی۔ اس لیئے کوئی ضرورت نہین۔ کہ مین تمہارے اس بیمعنی جواب الجواب کی تردید کر کے وقت عزیز خراب کرون جیسا کہ مین نے تمہارے نام کی کہلی چیٹھی مین جو الحکم و اخبار عام مین شایع ہو چکی ہے لکھا ہے! اب بہی تمکو یہی مشورہ دیتا ہون۔ کہ چیستان اور حل چیستان کے محاکمہ کی کوئی بہتر صورت چند روز اور سوچکر پسند کر لو! اور اس کے لیئے مین تم کو کچھہ مہلت اور دیتا ہون۔ جلد بازی اچہی نہین خوب غور کر لو۔ ورنہ یاد رکہو بجز تمہاری رسوائی کے اور کچھہ فائدہ نہ ہوگا۔ جبکہ حرم سرا مین تمکو یہ اطلاع ملیگی کہ آپ محاکمہ کے لیئے عدالت مین حاضر ہون۔

۲۔ دوسرے جو کچھہ تم نے اس مرقع مین لکھا ہے بجائے اس کے کہ وہ ہمارے "حل چیستان" کا جواب ہوتا وہ ایسی بیمعنی تحریر ہے کہ تم خود بہی اسکو نہین سمجھے۔ شاید تمہارے دماغ مین کوئی مدعا ہوگا۔ مگر اس کو تم تحریر کا لباس نہین پہنا سکے

مین یقین کرتا ہون۔ کہ جنہون نے "حل چیستان" پڑہا ہے وہ آپ کے اس جواب پر تہوک دینگے۔ اگر تم ہمارا اعتبار نہ کرو۔ تو اپنے مُس القرین ناظرین مرقع سے جنہون نے ہمارے "حل چیستان" کو پڑہا ہے۔ پوچھکر اطمینان کرلو۔

سوم ۳ جیسا کہ ہم پہلے تمہارے لغویات اور سب وشتم سے پُر تحریر کا جواب نہین دیتے رہے۔ اب بہی ہمارا ارادہ نہین کہ ایسے مزخرفات اور دور از مطلب خرجیلات کے جواب مین آپ کو خطاب کرکے بزرگان دین اور ائمہ اسلام کو گالیان دلائین۔ ہان اگر کبہی کوئی انعامی مضمون جسکو آپ چیستان کیطرح دعوی کے ساتہہ شایع کرین گے۔ ہماری نظر سے گذرا تو ہم پہر انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق الٰہی آپ کا ایسا ہی مواخذہ کرین گے جیسا کہ حل چیستان مین کیا ہے۔

چہارم۔ جو کچہہ تم نے حل چیستان کے متعلق مرقع مین جواب کے طور پر لکہا ہے گو وہ ایک بیمعنی سی تحریر ہے۔ مگر چونکہ تمہاری چند ایک تحریرون کے مطالعہ سے اس خاکسار کو اس قدر خداداد ملکہ حاصل ہو گیا ہے کہ تمہارے ان خیالات کو جن کو تم الفاظ مین ادا کرنے کی لیاقت نہین رکہتے۔ اشارہ سے ہی سمجہہ لیتا ہون۔ اگر تم اس مضمون کو چیستان کیطرح انعامی مضمون گردانکر شایع کرو تو مین اس کا حل کرنیکو بہی تیار ہون۔ بشرطیکہ انعامی رقم پہلے کسی سرکاری بنک مین یا کسی معتمد علیہ امین کے پاس جمع کرکے اور ساتہہ ہی کسی ثالث کو محاکمہ کے لیئے مقرر کرکے مجہہ کو مطلع کرو۔

پنجم۔ کیا وجہ ہے کہ تمنے اسوقت تک میری کہلی چٹھی کا جواب نہین دیا؟

مین نے کسی مطبوعہ تحریر مین پڑہا ہے۔ کہ تمہارے دماغ مین آج کل کچھہ فتور ہے
مجھے خود بھی الحدیث وغیرہ کے بعض پرچون کو پڑھہ کر جو حل چیستان کے بعد شایع
ہوئے ہین آپ کی دماغی حالت کے متعلق اندیشہ ہوا ہے۔ اگر وہ مضامین آپ
کے قلم کے لکھے ہوئے ہین تو حقیقۃً خطرہ کی بات ہے آپ اپنی صحتِ مزاج اور
جواب باصواب سے بلا توقف مطلع فرماوین۔

۶۔ اس وجہ سے کہ احمدی سلسلہ کو اپنی ترقی کے لیئے تمہارے جیسے کار
کُن نوجوانون کیضرورت ہے! اس لیئے میرا یقین ہے کہ تمہاری عمر دراز ہوگی۔
زندگی کا بھروسہ نہین خدا کرے کہ تم میرے حل چیستان کا مبلغ پانسو روپیہ انعامی قرضہ
کی رقم ادا کر کے رخصت ہو جاؤ۔ ہان جناب ایڈیٹر مرقع! شاید میری کہلی چٹھی آپ کو
خلل دماغ کے ایام مین پہنچی ہو۔ اس کا خلاصہ بھی ذیل مین عرض کر دیتا ہون۔
وہو ہذا۔ ۱۱ مین نے کل ۲ر جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری
۱۹۰۸ء پڑہا ہے۔ اس مین آپنے دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے انعامی
مضمون چیستان مرزا کے بوعدہ ایکہزار روپیہ شایع کیئے ہین سو آپ کو اس چٹھی کے
ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے
ذمہ واجب الادا ہے اور آپ نے اب تک اس کو ادا نہین کیا پہلے آپ وہ رقم
ادا کرین جب تک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کرین ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع
کرین۔ اگر خلط مبحث کا اندیشہ نہ ہوتا۔ تو مین آپ کو بفضلہ ان دونون سوالون کا
جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیجدیتا۔ مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ

کے متعلق اب تک کچھ اطلاع نہین دی باوجودیکہ آپ کے "چیستان" کا حل کامل مقررہ تاریخ کے اندر بھیجکر آپ کو پہنچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہوکر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہ ہو جاوے تب تک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ مین لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے۔ لہذا آپ چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دین کہ آپ نے اس وقت تک کیون انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان" پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہو جانے کے مجھے نہین بھیجی اور نیز یہ امر بھی شایع کرین۔ کہ آپ کے ان نئے دونون شایع کردہ انعامی مضمون اور ان کے جوابات کا کون محاکمہ کریگا۔ جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار روپیہ کے وصول کرنے کے مستحق ٹھیرین گے۔ ضروری ہے کہ یہ امر بھی بتراضی طرفین طے ہوکر پہلے ہی شایع کرایا جاوے۔ تاکہ بعد کو فریقین مین سے کسی کیلئے بیجا خصومت کا محل نہ رہے۔ آخر مین آپ کے رسالہ الہامات مرزا کے متعلق بعض ضروری امور پیش کرکے التماس کرتا ہون کہ آپ ان کے جوابات سے بھی سرفراز فرماوین۔

۱۔ آپ رسالہ الہامات مرزا کے جواب پر دو ہزار روپیہ کا جو انعام مقرر کرکے عرصہ سے شایع کر رہے ہین آپ اس وہم کو دماغ سے نکالکر کہ مرزا صاحب کبھی اس کے جواب مین آپ کو خطاب کرین گے۔ . . . . . .

واضح طور پر اور کھولکر یہ اعلان شایع کردین کہ اس کی تخصیص حضرت مرزا صاحب سے نہین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موقعہ پر آپ مرزا صاحب کی خصوصیت مین پناہ لین۔

۲- یہ کہ رسالہ الہامات مرزا کے جوابات کے موازنہ اور محاکمہ کیلئے جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم وصول کر سکین کسی تجویز کا بتراضی طرفین پہلے ہی طے ہو کر شایع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے اس لئے آپ اس کا بھی فیصلہ کرین۔

۳- یہ کہ انعامی رقم کو پہلے آپ کسی سرکاری بنیک مین جمع کرا دین اور اگر آپ کو پوری رقم کے یکدم جمع کرانے مین دقت محسوس ہو تو آپ کی سہولیت کیلئے نمبر ۲ مین ایک اور آسان صورت پیش کرتا ہون۔ کم از کم اس کو ہی منظور فرما کر مجھے مطلع کرین

۴- یہ کہ آپ نے بخیال خویش اس رسالہ مین ہم پر بہت سے سوالات اور اعتراضات کئے ہین آپ بخصص ہر ایک سوال کے جواب کی انعامی رقم مقرر کر کے ایک ایک اعتراض یا سوال کی متعلقہ رقم جواب ملنے سے پیشتر بنیک مین جمع کراتے جائین اور ہم جوابات مین اس امر کو ملحوظ رکھینگے کہ جب تک ایک جواب سے فارغ ہو کر آپ سے اس جواب کی انعامی رقم وصول نہ کر لین تب تک دوسرے سوال کے جواب کو شروع نہ کرین۔ امید کہ آپ اس اطلاع کو ضروری سمجھ کر واپسی جواب سے مطلع کرین گے۔

ان سب باتون کے عرض کرنے کے بعد مین امید کرتا ہون کہ جناب اپنے اخبار مین اس کا کوئی معقول جواب سیری چٹھی کے شایع کرین گے۔

فضل الدین مدرس ہائی سکول قادیان

مین یہ خط لکھ چکا تھا۔ کہ شملہ سے مجھے ایک خط پہنچا کہ گو حل چیتان کی کسی دلیل پر بھی جرح نہین کر سکا پر جس طرح ممکن ہو آپ ایک دفعہ فروری کے مرقع پر

ضرور کچھہ لکھین - بوجہ عدیم الفرصتی کے میرا ارادہ نہ تہا کہ اسپر کچھہ لکھون تاوقتیکہ ایڈیٹر مرقع اسکو بہی انعامی مضمون قرار دیکر شایع کرے - مگر بہائی عمرالدین کے خط کے علاوہ بعض دیگر احباب بہی محرک ہوئے کہ اس کا جواب ترکی بترکی ہو - سو مین محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر توکل کرکے اس کی حول و قوت سے یہ مختصر سی تحریر ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون - اللہ تعالیٰ اس مین برکت ڈالے آمین -

اعتراف

سب سے پہلے یہ بات یاد رکہنی چاہیے کہ ایڈیٹر مرقع نے جو کچھہ مرقع مین لکہا ہے اس سے جا بجا یہ اعتراف ظاہر ہوتا ہے کہ چیستان کا کامل حل ہوگیا - اور حل چیستان لاجواب ہی - ہمارے نزدیک تو حل چیستان لاجواب تحریر تہی ہی مگر خوشی کی بات یہ ہے کہ ایڈیٹر مرقع نے بہی جس کے رد مین یہ رسالہ تہا طوعاً و کرہاً اس بات کا اعتراف کر لیا -

جن اصحاب نے فروری کے مرقع کا مُنہ نہین دیکہا وہ صرف اتنی بات یاد رکہین - ایڈیٹر مرقع نے سارے رسالہ مین سے جو ان کی چیستان کے حل مین تہا اپنے مرقع مین کل صفحہ ۱۹-۵-۱۲-۱۴ کی عبارتون کو ناقص صورت مین نقل کرکے ناظرین مرقع کے سامنے پیش کیا ہے - اگر ہمارے پورے دلایل کا ذکر کر دیتے تو انہین پتہ لگ جاتا کہ ایڈیٹر مرقع کتنے پانی مین ہے -

صاحب! اگر آپ کے رسالہ کے پورے جوابات ایڈیٹر مرقع ناظرین مرقع کے سامنے پیش کرتے تو بتائیے پہر مرقع کون خریدتا؟ کیا مرقع کے تمام ناظرین ایسے نادان ہین کہ وہ حل چیستان کو تمام و کمال پڑھہ کر پہر بہی مرقع خریدتے - ایڈیٹر

۲۔ دسمبر کے چیستان مین جن حوالہ جات کا بیان کر کے ایڈیٹر مرقع نے دعوے کیا کہ اگر کوئی ان مقامات مین صرف تطبیق کر دے تو اس کو پانسو روپیہ دیا جاوے گا حل چیستان مین یہ پڑھ کر کہ ان سے میری تردید ہو رہی ہے مین نے یہ کیا حماقت کی! ان حوالہ جات کا ذکر چھوڑ کر اب نئی حماقت شروع کی ہے۔ لایق یہ تھا کہ ہمارے حل چیستان کو پڑھ کر یا تو صاف لفظون مین شایع کرتے کہ مین نے چیستان کے لکھنے مین سخت غلطی کی تھی! ور یا اگر ان کے خیال مین وہ حوالہ جات صحیح تھے جن کی بنا پر انہون نے عوام کو مغالطہ مین ڈالنا چاہا تھا۔ تو مردِ میدان بنکر ان کی صحت لفظی اور معنوی ثابت کرتے۔

۳۔ ناظرین مرقع پر حق مشتبہ کرنے کے لئے ایڈیٹر مرقع نے بہت سے بالکل نئے جھوٹ بولے ہین جنکو پڑھ کر ہمارے ناظرین تعجب اور حیرت کرین گے۔

۴۔ چیستان کے دعاوی باطلہ کو چھوڑ کر جناب نے مرقع مین اور دور از مطالب بحثین شروع کر دی ہین۔ ان باتون سے ظاہر ہے کہ آپ کا قافیہ تنگ ہو گیا ہے اس کے علاوہ مرقع کے مضامین اور عبارات کا اضطراب پورے طور پر دکھا رہا ہے کہ حل چیستان نے ایڈیٹر مرقع کو بری طرح سے ذبح کیا ہے۔

یاد رہے ہان یاد رہے کہ دسمبر کے مرقع تک ایڈیٹر مرقع نے ہمارے امام اور ہماری تمام جماعت کے حق مین سب و شتم سے پر سنگین تحریرین شایع کی تھین۔ پر یہی مین نے چیستان کے جواب مین اسقدر نرمی اور مراعات رکھی تھی کہ کوئی ایسا کلمہ ایڈیٹر مرقع کے حق مین نہ لکھا جس سے ان کو تکلیف

ہوتی۔ مگر انہوں نے میری اس قدر نرمی اور تحمل سے بالکلیتہ اعراض کر کے بجائے
جواب کے اس قدر گالیان دی ہین کہ ایک شریف اور سلیم الفطرت ان کو سُنتا
بھی گوارہ نہین کرتا ہم بھی تیر بر معصوم مے بارد خبیث بد گہر ضرور کہتے اگر کلوخ انداز را پاداش سنگ است

۶۔ دلیل یہ ہے۔ جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون۔ کہ حل چیستان کے
پُہنچنے کے دن سے متواتر قریبًا ہر بار اپنی نجات کے لئے کہ انعامی رقم کسی طرح
سے بچ جاوے آپ یہ وظیفہ رٹ رہے ہین۔ کہ مین نے تو انعامی رقم کے دینے
کی مرزا صاحب سے خصوصیت کی تہی اگر ان کے یقین مین یہ بات نہین کہ چیستان
کا کامل حل ہو گیا ہے۔ تو ناظرین مرقع و اخبار اہلحدیث سوچین۔ کہ وہ اس قدر رونا
کیون رو رہے ہین۔

۷۔ بات یہ ہے۔ کہ مین نے ان کو لکھا تہا۔ جیسا کہ مین کہلی چٹھی لکھ چکا ہون
کہ آپ کے نزدیک اگر ہمارا جواب مکمل نہین اور ناقص ہے۔ اور آپ کی تائید مین ہے۔ تو
آپ بتراضی طرفین محاکمہ کے لئے۔۔۔۔۔۔ کوئی صورت اختیار کیجئے پھر خود فیصلہ
ہو جاوے گا۔ کہ آیا آپ باطل پر ہین یا نہین۔ مگر اس کو بھی جناب نے قبول نہ فرمایا
کیون! اس لئے کہ وہ خوب سمجھتے ہین۔ کہ چیستان کی خام عمارت کو حل چیستان نے
مسمار کر دیا ہے۔

۸۔ بات یہ ہے کہ ایڈیٹر مرقع نے اسدن ہی اس بات کا یقین کر لیا تہا جس
دن کہ ان کو میرا وہ خط پہنچا تہا۔ جو اخبار اہلحدیث مین انہون نے حل چیستان کے بعد
چھاپا تہا۔ کہ اس خط مین میری موت ہے اگر ان کو یہ پختہ یقین نہین ہو چکا تہا۔

تو بتادین۔ کہ میرے ۱۶ر دسمبر کے خط کے جواب مین جو آپ کے چیستان کے متعلق تھا جسکے حل کی کل میعاد آپ نے دسمبر کا مہینہ رکھی تھی اس وقت کیون دیا جبکہ دسمبر گذر گیا! اور میرا حل چیستان آپ کو پہنچ گیا۔ پھر اس خط کے چھاپنے مین آپ نے بیس نشان خصوصیت سے کیون لگائے۔

۹- دیگر وہ بدحواسیان جو آپ سے ظاہر ہوئی ہین اس بات پر تو ہی دلیل ہین کہ آپ کے دل و دماغ پر حل چیستان نے وہ اثر کیا ہے کہ سحر کا اثر بھی اس سے کم ہوگا۔ مرقع اور اہلحدیث کے ناظرین کو حل چیستان کے دیکھنے کا اتفاق کم ملا ہوگا۔ اس لئے ناظرین رسالہ تشحیذ کی خدمت بابرکت مین التماس ہے۔ کہ آپ صاحبان ان لوگون کو جو ایڈیٹر مرقع کو شیر پنجاب سمجھتے ہین یہ اطلاع پہنچادین۔ ہم کو اس سے تعرض نہین۔ کہ وہ ایڈیٹر مرقع کو شیر پنجاب کہین یا ثور پنجاب کہین۔ ہماری غرض تو اتمام حجتہ ہے۔ ہان

اب آپ صاحبان وہ جرح بھی سنین جو ہمارے حل چیستان پر جو مصداق تھا۔ فَلَیْسَ یَصِحُّ فِی الْاَفْہَامِ شَیْءٌ ۔ اِذَا احْتَاجَ النَّہَارُ اِلَی دَلِیْلٍ کا ایڈیٹر مرقع نے بدحواس ہوکر کی ہے۔

حقیقۃ الامر

حضرت امام ہمام نے اپنی سیکڑون تحریرون اور تقریرون مین ایک حقیقت بیان کی ہے جو یہ ہے۔ کہ مجھپر اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت کے اختتام تک قمری حساب کے رو سے ۶۴۷۴ برس گذرے ہین اور یہ کہ قمری

حساب کے رو سے چھٹے ہزار کے آخر مین میری پیدایش ہوئی اور اسی قمری حساب کے رو سے ساتوین ہزار مین خدا تعالےٰ نے مجھکو مامور فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ۱۹۰۷ برس سنہ ھجری مین جو اختتام نبوت کا زمانہ ہے ختم ہوا تھا تو چھٹا ہزار ضرور ۱۲۷۰ سنہ ہجری مین پورا ہوا ہے، حضرت مرزا صاحب ۱۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں اور ۱۳۲۵ ہجری میں مامور اسلئے یہ بیان بالکل سچ ہے کہ آپ کی پیدائش الف ششم مین ہوئی اور الف ہفتم کے ابتدا مین آپ مامور ہوئے حضرت مرزا صاحب نے علاوہ اور تالیفات کے اسی مطلب کو کہ آنحضرتؐ کے زمانۂ نبوت کے اختتام تک ۶۰۰۰ برس گذرے ہین ازالہ صفحہ ۳۱۱ مین بدین الفاظ ادا کیا تھا لاکہ خلقت آدم سے لیکر جسقدر آنحضرتؐ کے زمانہ بعثت تک مدت گذری تھی۔ وہ تمام مدت سورۃ العصر کے اعداد حروف

۱؎ ناظرین اس امتیاز کو خوب یاد رکھین کہ شمسی اور قمری حسابون مین چونکہ بہت فرق ہوتا ہے اس لئے حضرت مرزا صاحب نے جہان یہ لکھا ہے کہ میری پیدایش الف ششم مین ہوئی اور مامور الف ہفتم مین ہوا ہون۔ وہان اس امر کو بھی ضروری ذکر فرمایا ہے کہ یہ بات قمری حساب کے رو سے ہے! اور جن بعض مقامات پر آپ نے یہ فرمایا ہے کہ میری پیدایش اور ماموریت دونون الف ششم مین واقع ہوئی ہے اس کے متعلق یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ بات شمسی حساب کے رو سے ہے بعض حماقت کے پتلون نے حضرت مرزا صاحب کے اس بیان کردہ فرق کو نظر انداز کر کے بطور اعتراض یہ امر شایع کر دیا ہے کہ آپ کے ان دو بیانون مین اختلاف ہے بعض جگہ آپ یہ لکھتے ہین۔ کہ

مین بحساب قمری مندرج ہے یعنی ۶۴ برس ،، اس پر

ثناء اللہ کا اصل اعتراض

امرتسر کے ایک شخص ثناء اللہ نام نے جسکو ہمارے سلسلہ حقہ سے خاص عناد ہے اپنے رسالہ مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون لکھا تھا۔ کہ یہ جو مرزا صاحب لکھتے ہین کہ مین چھٹے ہزار کے آخر مین پیدا ہوا ہون غلط ہے۔ اور اسنے اس کی عجیب وجہ یہ دی۔ کہ میرے نزدیک بعثت کا زمانہ چونکہ صرف وہی موہوم وقت ہوتا ہے۔ جو کہ مبعوث نبی کے چالیس سالہ عمر قبل از نبوت کے گذر جانے اور نبوت کے کام کے شروع کرنے کے درمیان ہوتا ہے اس لئے ازالہ صہ ۳۱۱ کی عبارت مین جو زمانہ بعثت تک کا فقرہ ہے اس کے معنے میرے خیال مین یہ ٹھہرتے ہین کہ آنحضرت ؐ کے نبی بننے کے وقت تک ۶۰۰ ۴۷ برس گذرے تھے اور اس مدت مین تینتیس سال جو

بقیہ حاشیہ۔ مین الف ششم مین مامور ہوا ہون۔ اور بعض دیگر مقامات پر یہ لکھا ہے کہ الف ہشتم مین مامور ہوا ہون۔ اگر ایسے نادان دور اندیشی سے کام لیکر جلد بازی سے اعتراض نہ کرتے۔ تو ان کے حق مین بہتر ہوتا۔ ایڈیٹر مرقع کو جو اس قدر رسوائی اوٹھانی پڑی ہے اس کی جڑ ہ بھی یہی نافہمی ہے۔ جو احباب اسکی تفصیل دیکھنا چاہین۔ تحفہ گولڑویہ کے صہ ۹۰ کے پیش و پیش کے چند اوراق ملاحظہ فرماوین۔ اور اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذہب لیکچر لاہور کے صہ ۳۸ طبع ثانی۔ کی یہ عبارت بغور پڑھین۔

،، صادق کے لئے دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیون کے مقرر کردہ وقت پر

خالص نبوت کا زمانہ تہا وہ شامل نہین - اور جب ۴۷۴۰ برس آنحضرت کو خلعت نبوت ملنے تک ہوئے تو صاف ظاہر ہے کہ ۱۲۴۷ھ ہجری کو چھٹا ہزار پورا ہوا ہے پس مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ میری پیدائش الف ششم مین ہوئی یون غلط ہوا - کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہین - کہ میری پیدائش ۱۲۵۵ھ ہجری مین ہوئی ثناء اللہ کے اس ناقص خیال کی تردید مع ان اوہام کی تردید کے جو اس نے اسپر متفرع کئے تھے ہمارے ناظرین تشحیذ نمبر ۱۱ بابت دسمبر مین ملاحظہ فرما چکے ہین -

ہمارے جواب کے مکمل ہونیکی وجہ سے جیسے کہ ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہے چونکہ ثناء اللہ کے ذمہ اپنے شایع کردہ اقرار کے مطابق انعامی رقم واجب الادا ہو چکی ہے اس لئے ثناء اللہ نے الغریق یتشبث بالحشیش یا مرتا کیا نہ کرتا کے بموجب ہمارے رسالہ کو پڑھ کر مرقع فروری مین بڑی جانکاہی سے چاہا ہے کہ کسی طرح سے اس سے یہ پیالہ ٹلجاوے -

---

بقیہ حاشیہ - آیا ہے یا نہین - یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہو گئی - کیونکہ ہیون نے یہ پیشگوئی کی تھی - کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہوگا - وہ مسیح موعود ہوگا - سو قمری حساب کے رو سے چھٹا ہزار برس حضرت آدم کے ظہور (پیدائش) کے وقت سے لیا جاتا ہے - مدت ہوئی جو ختم ہو چکا ہے اور شمسی حساب کے رو سے چھٹا ہزار ختم ہونیکو ہے -

اس تحریر سے مرقع صفحہ ۲۰-۲۱-۲۲ تا ۲۷ کے ایک ایک لفظ کی پوری پوری تردید ہو گئی - فالحمد للہ رب العالمین منہ

خلاصہ دلیل

منجملہ ان دلایل کے جو ایڈیٹر مرقع کے ناقص خیال کی تردید مین لکہی گئے تہے۔ تشحیذ نمبر ۱۱ صفحہ ۵ مین ایک دلیل تہی جس مین حقیقۃ الوحی کے حوالون سے یہ ثابت کیا گیا تہا کہ زمانہ بعثت تک کے فقرہ سے حضرت امام ع کی مراد وہ نہین جو تم سمجہتے ہو۔ بلکہ حضرت کی منشا یہ ہی۔ کہ زمانہ بعثت تک کا فقرہ تمام زمانہ نبوت پر مشتمل ہے۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان کے اصول کے خلاف تمہارا کوئی حق نہین ہے کہ تفسیر القول بما لا یرضی بہ قائلہ کے مرتکب ہو کر مرزا صاحب کی صاف اور صریح المراد عبارت مین اختلاف کا عیب لگاؤ۔ کسی شخص کے پر حکمت کلام اور اس کلام کے محکم نظام مین اس کی تصریحات کے خلاف بلا دلیل اختلاف کا ادعا کسی عقلمند کا کام نہین۔ اور ساتہہ ہی یہ بہی لکہا تہا۔ کہ اگر تمہارے پاس کوئی قوی دلیل ہو جو یہ ثابت کر دے کہ زمانہ بعثت کا کلمہ صرف اس آن پر ہی اطلاق پا سکتا ہے جس مین نبی کو پہلی وحی متضمن بحکم امر رسالت ہوتی ہے۔ تو اسکو پیش کرو۔

ثناء اللہ کا اختراع بلا دلیل

بجائے اس کے کہ ایڈیٹر مرقع ہمارے جواب کو تسلیم کر کے خاموش ہو جاتا یا ہمارے مطالبہ کیمطابق کسی جگہ یہ دکہا دیتا۔ کہ زمانہ بعثت کا کلمہ صرف ایک گھڑی پر ہی بولا جاتا ہے جس مین نبی کو مامور کیا جاتا ہے اور یہ کہ جس قدر نبوت کا باقی زمانہ ہوتا ہے اسپر زمانہ بعثت کے کلمہ کا اطلاق نہین ہو سکتا۔ اس نے مرقع صفحہ ۶ پر زمانہ کی ایک اختراعی تقسیم کر کے (ایجاد بندہ اگرچہ گندہ) بلا دلیل بڑہانک دی ہے۔ کہ زمانہ

بعثت اور زمانہ تبلیغ دو وجدا جدا زمانے ہین۔

مین نے مرزا صاحب کے کلام فیض التیام سے صفحہ ۵ پر اور علی رنگ

مین صفحہ ۱۶ تا ۱۹ پر لکھا تھا کہ زمانہ بعثت کا اطلاق ہمارے زمانہ نبوت پر ہوا ہے۔

جس مین زمانہ تبلیغ بھی داخل ہے۔ تعجب کہ ایڈیٹر مرقع نے صفحہ ۲ پر دعویٰ تو کر دیا۔ کہ

زمانہ بعثت اور ہوتا ہے اور زمانہ تبلیغ اور۔ مگر افسوس کہ انہون نے اس کو کسی دلیل

سے ثابت نہ کیا۔ سنو! جناب جب تک آپ یہ ثابت نہ کر دین۔ کہ زمانہ بعثت کا

اطلاق کل زمانہ نبوت پر نہین ہو سکتا۔ بلکہ صرف اس موہوم وقت پر ہی فقط ہوتا ہے

تب تک آپ عہدہ برا نہین ہو سکتے۔

ایڈیٹر مرقع کا خبط

اسی صفحہ ۶ پر آپ لکھتے ہین۔ زمانہ بعثت کی اس تعریف کی

دلیل کہ زمانہ بعثت وہ ہوتا ہے جس مین کوئی نبی مامور

ہو کر خلق خدا کیطرف آئے! یہ آیت قرآنی ہے۔

"قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ۔ اس آیت مین ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار کہین گے۔

کہ ہم تو قبرون مین یا دنیا مین ایک آدہ گھڑی ٹھیرے ہین اُن کے جواب مین ایماندار

کہینگے۔ کہ تم تو یوم البعث تک ٹھیرے ہو۔ یہ ہے (قیامت کا دن) یوم

البعث۔

حالانکہ اس آیت کریمہ مین نبی کی بعثت کا ذکر نہین۔ بلکہ قیامت کی

بعثت کا ذکر ہے۔ اور اسی کو یوم البعث فرمایا ہے۔ ایڈیٹر مرقع کی اس تحریر سے

اگر ثابت ہوتا ہے۔ تو یہ کہ نبی کی بعثت اور قیامت کی بعثت ایک چیز ہے نہ یہ کہ زمانہ بعثت۔ اور زمانہ تبلیغ دو جدا جدا زمانے ہین۔ ع چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ اسی طرح آپ زمانہ بعثت سے زمانہ تبلیغ کے جدا ہونیکی دیں آیت بلغ ما انزل الیک لکھتے ہین۔ حالانکہ اس آیت مین بھی اس امتیاز کے متعلق جس کا ایڈیٹر مرقع کو دعوی ہے۔ کچھ ذکر نہین۔ کیون! صاحب اپنے دعاوی کو اسی قسم کے دلایل سے مبرہن۔ کیا کرتے ہو۔ سنو اگر بلغ کے امر سے زمانہ تبلیغ کا زمانہ بعثت سے جدا ہونا۔ مانا جاوے تو ہر ایک امر کے لیے تہین اس امر کے مطابق زمانہ کی لاتعداد تقسیم کرنی پڑیگی اور کبھی ممکن نہین کہ تم زمانہ تبلیغ کو ممتد متصل۔ زمانہ ثابت کر سکو۔

تنبیہ عہ انعام اگر ایڈیٹر مرقع زمانہ بعثت اور زمانہ تبلیغ کی اس تفریق کو جو اس نے مرقع صفحہ ۶ پر درج کی ہے کہ "زمانہ بعثت وہ ہوتا ہے جس مین کوئی نبی مامور ہو کر خلق خدا کیطرف آوے اور زمانہ تبلیغ وہ ہوتا ہے جس مین نبی خدا کے احکام بندونکو سنائے" کسی شرع کی کتاب سے مدلل طور پر ثابت کر دے تو اسکو عہ انعام دفتر تشحیذ الاذہان کیطرف سے دیا جاوے گا۔ جب تک آپ یہ دعوے ثابت نہ کر سکین۔ آپ کے مرقع صفحہ ۷ کا یہ دعوی بھی کہ زمانہ بعثت اور زمانہ تبلیغ مین تقابل تضاد کی نسبت ہے۔ غلط ہے۔

اختلاف بیانی مین ایڈیٹر مرقع کی بیباکی! - ایڈیٹر مرقع نے

آیت قال الذین اُوتوا العلم الآیہ کا جو ترجمہ مرقع صفحہ ۶ پر لکھا ہے اسکو مین ابھی نقل کر چکا ہون پر اسکی جرأت اور بیباکی دکھانے کیلئے چاہتا ہون۔ کہ اس نے اس آیت کا جو ترجمہ اپنی تفسیر مین لکھا ہے ناظرین اسکو بھی ملاحظہ فرمالین کو مرقع اور تفسیر کے پڑھنے سے یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ اسکو اس آیت کے معنے قطعًا نہین آتے۔ آپ اپنی عربی تفسیر کے صفحہ ۳۴۶ - پر اسی آیت کے تحت مین مرقع کی اس عبارت کے بجائے کہ "اس آیت مین ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار الخ لکھتے ہین کفار قیامت یہ بات نہ کہین گے۔ بلکہ یہ بات اسوقت کہتے ہین جبکہ وہ مرتے ہین" اور اسی کی اس عبارت کی بجائے کہ "قیامت مین کفار کہین گے کہ ہم تو قبرون مین یا دنیا مین ایک آدھ گھڑی ٹھیرے ہین۔" لکھتے ہین۔

"کسی شخص کا یہ خیال کہ اس آیت مین کفار کے دنیا مین ٹھیرنیکا ذکر ہے درست نہین۔ بلکہ اس آیت مین تو کفار کے دنیا مین ٹھیرنیکا اشارہ تک نہین"

مرقع اور تفسیر کے بیان مین جو اختلاف ہے اس سے ظاہر ہے۔

مطلب سے بعید

ثناء اللہ نے اپنے اس غلط دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کہ زمانہ بعثت بہت ہی قلیل عرصہ ہے اس کے علاوہ مرقع کے صفحہ پر ایک ہی بے معنے تقریر لکھی ہے اسکا دو حرفہ جواب اسی کی تقریر کو ملحوظ رکھکر یہ دیتا ہون۔

جواب

تمہارے اس تقریر کا مکمل جواب تو تشحیذ نمبر ۱۱ مین موجود ہے ہان۔ اگر بعثت مصدر ہے اور اسکو وقوع کا جو ظرف ہے

تمہارے نزدیک اسی قدر زمانہ بعثت ہے تو بتاؤ کہ قیامت کے پچاس ہزار برس کو یوم البعث کہنے کی کیا وجہ ہے۔ سنو۔ جس طرح زمانہ خلافت و زمانہ حکومت وہ تمام عرصہ ہوتا ہے جب تک حاکم یا خلیفہ بوصفِ حکومت و خلافت متصف ہوتا ہے اسی طرح وصف بعثت سے متصف نبی کا سارا عرصہ اسکی بعثت کا زمانہ کہلاتا ہے۔ پھر اگر تم تشحیذ نمبر ۱۱ صفحہ ۶ کی اس عبارت کو وہ جبکہ بعثت کا لفظ ایام نبوت کے ابتداء و انتہاء اور کل زمانہ نبوی پر بھی اطلاق پا سکتا ہے،، بغور پڑھ لیتے تو تمہیں اس سوال کی بھی حاجت نہ پڑتی،، کہ جس وقت آنحضرت ؐ پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی تھی تو کیا آپ اس وقت مبعوث نہ بنے تھے،، اور سنو تم نے

ثناء اللہ کے اختراعی کذبات عشرہ

آپنے ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے اثناء مین مرقع صفحہ ۷۔ ۸ پر اور کتنے جھوٹ بولے ہین۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

جھوٹ نمبر ۱۔ یہ کہ بعثت کیطرح بعثت بھی مصدر ہے۔

" نمبر ۲ " بعثت کے معنے پیدا کرنے کے ہین۔

" نمبر ۳ " بعثت کا اثر کبھی ذات پر ہوتا ہے اور کبھی صفات پر

" نمبر ۴ " حضرت مسیح مین وصف مامور یت نئے سر سے پیدا کر کے ان کو دنیا مین بھیجا جاوے گا۔

" نمبر ۵ " رسالت اور چیز ہے اور مامور ہونا اور چیز ہے۔[1]

---

[1] ایڈیٹر مرقع کا خیال ہے کہ آنحضرت صلعم ابتداء مین جبکہ آپ نے دعوے نبوت

جھوٹے نمبر ۶ یہ کہ آنحضرت شروع بنوت مین مامور نہ تھے۔
" نمبر ۷ " کسی شخص کا مامور ہونا ختم بنوت کے منافی نہین بلکہ آنحضرت
کے بعد صرف رسالت کا دعوے کرنا ختم بنوت کے منافی
ہے (یہ الزام تمہارے مسلمات پر ہے)
" نمبر ۸ یہ کہ مرقع صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ مین تو یہ لکھا۔ کہ زمانہ بعثت وہ ہے جس مین
کوئی نبی مامور ہو کر خلق خدا کیطرف آئے۔ اور صفحہ ۷ کی سطر ۱۳ و ۱۶
مین یہ ثابت کرکے کہ بعثت اور رسالت ایک ہی چیز ہے صفحہ ۸
کی سطر ۵ و ۶ مین یہ لکھ دیا ہے کہ رسالت اور مامور یت دو جدا
جدا چیزین ہین۔
نمبر ۹ یہ کہ آنحضرت صلعم کی نبوت کے صرف ابتدائی تین سال تک آنحضرت
کی رسالت تھی صفحہ ۹ سطر ۷۔

بقیہ حاشیہ کیا تھا رسول تھے اور مامور نہ تھے۔ پھر جبکہ آپ نے تین سال فترہ وحی
کے بعد تبلیغ شروع کی تھی۔ تو آپ مامور ہوئے اور رسالت گذر گئی باقی جس قدر زمانہ نبوت
کا گذرا اس مین آپ مامور تھے۔ نہ رسول۔ ایڈیٹر مرقع کا یہ خیال کیسا گندہ اور بے بنیاد و
اور اسلامی شریعت کے کسقدر منافی ہے۔ اسکا اندازہ اہل علم لگالین۔ ایڈیٹر مرقع
کے خیال کے مطابق قرآن کریم مین آنحضرت صلعم کو جہان جہان رسول۔ کے لفظ سے پکارا گیا
ہے اور احادیث مین جہانتک قال رسول اللہ صلعم کرکے بیان کیا گیا ہے اور نیز آنحضرت صلعم

جھوٹ نمبر ۱۰ یہ کہ حضرت مسیح میں جو وصف ماموریت پہلے تھا وہ مسلوب ہوگیا ہے اب جبکہ دنیا میں تشریف لائینگے ماموریت کا وصف نئے سرے سے مگر ان میں پیدا کرکے دنیا میں بھیجا جاوے گا۔ تلک عشرۃ کاملۃ"

ثناء اللہ کی نافہمی

مرقع دسمبر کے اوہام کی تردید اور اس بات کے بیّن طور پر ثابت کرنے کے بعد کہ فترت کے بعد جسقدر زمانہ رسالت اور نبوت و وحی کا ہوتا ہے وہ سارے کا سارا بدء الوحی سے لیکر حضرت کی موت تک بعثت کا زمانہ کہلاتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۷) رسالت اور نبوت کے زمانہ کو بعثت کا زمانہ کہنے کے متعلق میں نے تشحیذ صفحہ ۱۰ پر ایک علمی نکتہ یہ لکھا تھا۔ کہ جسطرح قیامت کے دن کو اسوجہ سے کہ اس دن قبروں کے اموات میں روحیں عود کر آئینگی۔ یوم البعث کہتے ہیں اسی طرح سارے زمانہ نبوت و رسالت کو عربی زبان کے علم الاشتقاق کی رو سے بعثت کا زمانہ کہنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اسمیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوس رسالت و نبوت کے ذریعہ جاودانی اور روحانی زندگی کے اموات کو از سر نو قیامت کیطرح زندہ کرکے قبروں سے نکالا جاتا ہے

اس نکتہ کو نہ سمجھکر مرقع صفحہ ۹ پر ثناء اللہ نے ایک غیر متعلق تقریر لکھی ہے جس کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے۔ ع سخن شناس نۂ خطا اینجاست

ایک اور اختلاف اور ثناء اللہ کی جہالت

ہاں مرقع صفحہ ۹ و ۱۰ پر کئی آیتیں لکھکر تم نے انکار کیا ہے کہ بعثت کے معنے لغت عرب میں مردوں کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ خطوط تبلیغ میں جو یہ لکھا تھا من محمد عبدہ و رسولہ یہ سب کچھ غلط ہے اسمیں ذرا بھی صحت نہیں عیاذاً باللہ۔ منہ

زندہ کرتے اور مرکر زندہ ہونے کے نہین ہین۔ حالانکہ مرقع ص۹ سطر ۲ مین آیت
بعثت من فی القبور کے معنے تم نے خود یہ لکھے ہین۔ ہم مردون کو زندہ کرین گے
گو یہ سچ ہے کہ بعث کے لفظ کا استعمال لغتہً مرکر زندہ ہونے اور زندہ کرنے مین
منحصر نہین پر اس سے بڑھکر تمہاری جہالت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہمارے
مقابلہ مین آکر تم قطعًا ان معنے کا مرقع صفحہ ۹-۱۰ پر انکار شایع کرتے ہین۔

آن اور زمانہ مین فرق

دوسری اور جہالت یہ کہ اس معنے کے انکار پر آیت
ھو الذی بعث فی الامیین پیش کرتے
ہو۔ ثناء اللہ نے مرقع دسمبر مین یہ بھی لکھا تھا۔ کہ بعثت کا زمانہ فقط اس قدر ہوتا ہے جس
مین نبی کو پہلی وحی کے ذریعہ یہ اطلاع ملتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو مامور کرتا ہے
تردیدًا۔ تشحیذ نمبر ۱۱ ص۱۰ پر مین نے دکھایا تھا۔ کہ عربی زبان مین اس قدر قلیل اور موہوم
وقت کے لئے لفظ آن وضع ہے اور ایسے مفہوم کے لئے حقیقتہً زمانہ کا لفظ استعمال
نہین ہوتا۔ اس پر آپ مرقع ص۱۰ پر رقمطراز ہین۔ کہ
"چونکہ یہ فرق فلسفی ہے اور عرف عام مین یہ فرق کوئی نہین کرتا۔ اس لئے ہین
اس کو تسلیم نہین کرتا۔" حالانکہ یہ دونون باتین غلط ہین۔
اول تو اس لئے کہ مین نے آن کے متعلق جو کچھ تشحیذ صفحہ ۱ پر لکھا تھا۔
صنت عرب کے رو سے بیان کیا ہے۔
دوسرے یہ کہ آن کا یہ فرق فلسفی ہی ہو تو یہ کوئی انکار کی وجہ نہین ہو سکتا
تیسرے یہ کہ تم نے خود اسی بحث کے متعلق مرقع ص۱ پر زمانہ کے جو معنے بیان

کئے ہین فلسفی طریق پر لکھی ہین -

لاتسلم کا علاج

سچ اور حقیقت وہی ہے جو حل چیستان میں دکھائی گئی ہو البتہ لاتسلم کا علاج یہان نہین ہے - بلکہ معلوم ہوتا ہے - کہ عدالت مین چلکر فیصلہ ہوگا -

ثناء اللہ کا دعوی کہ مُغیّا میں غایت داخل نہین ہوتی

اس امر کو تسلیم کر لینے کے بعد کہ زمانہ بعثت کے کلمہ مین تمام زمانہ نبوت و رسالت شامل ہے - آپ نے ایسی کئی مثالین محنت شاقہ سے جمع کر کے مرقع صفحہ ۱ پر درج کی تھین جنسے یہ ثابت کرنے کی لاحاصل سعی کی تھی - کہ کسی چیز کی جو غایت اور نہایت ہوتی ہے وہ اس چیز مین داخل نہین ہوتی - مدعا اس سے یہ تھا - کہ عوام کے ذہن مین یہ بات جم جاوے کہ گو یہ بات درست اور بجا ہے کہ زمانہ بعثت کا کلمہ تمام زمانہ نبوت و رسالت کو شامل ہے تاہم اسوجہ سے کہ مرزا صاحب نے عبارت ازالہ صـ ۳۱۱ مین زمانہ بعثت کو پہلے زمانہ کی غایت اور نہایت ٹھرایا ہے ۴۰، ۴۵ برس کے حساب مین زمانہ بعثت کے تیئس سال داخل نہین ہو سکتے گو عوام کا لانعام بل ہم افضل کی نظر مین اس بات کے کہدینے سے کہ غایات ہمیشہ اپنے مغیا سے خارج ہوتی ہیں - ایڈیٹر مرقع کے دعوی علمیت پر کوئی بٹہ نہین لگتا تھا - مگر شکر ہے کہ اہل علم کی تحقیر سے ڈر کر صفحہ ۱۰ کے عام دعوی کو کہ غایات ہمیشہ مغیا سے خارج ہوتی ہیں اور اس انکار کو کہ غایات مغیا مین کبھی داخل نہین ہوتی - مرقع صفحہ ۱۱ پہ آکر خود رد کر دیا - اور کھلے لفظون مین یہ اقرار

ثناء اللہ کا اقرار کہ غایت مُغیّا میں داخل ہوتی ہے

لکھدیا کہ غایت کا مُعنیٰ سے خارج ہونا لازمی نہین بلکہ غایت کے معنیا سے خارج ہونے کی وہی صورت ہے جہان غایت کا معنیا مین داخل ہونا ممکن اور مراد ہو

چھٹی چیٹی ہوئی۔ کیون! اس لئے کہ حضرت مرزا صاحب کی تحریرون سے اور علمی رنگ سے مین نے حل چیستان مین یہ وضاحت تمام ثابت کردیا ہے کہ مرزا صاحب ۴۰، ۴۵ برس کے حساب مین زمانہ بعثت کو شامل رکھتے ہیں

یاد رکھو! مرزا صاحب کی اس قدر تحریرون کے ہوتے ہوئے غیر ممکن ہے۔ کہ ایڈیٹر مرقع کا پرچہ دیکھ کا دگر ہو۔ ایڈیٹر مرقع نے چونکہ فروری و مارچ کے دونون پرچے اکٹھے شایع کرکے دو سکڑون مین حل چیستان کے متعلقہ مضمون کو لکھا ہے اس لئے مین فروری کے پرچہ کا جواب ختم کرنے سے پہلے اور مارچ کے پرچہ پر نظر ڈالنے سے پیشتر یہان ایک استفسار لکھتا ہون۔ جس کا تعلق مرقع کے صفحہ ۱۱ و ۷ سے ہے۔ امید کہ ایڈیٹر مرقع اسکا جواب دینگے۔

استفسار متعلق مضمون مرقع صفحہ ۱۱ و ۷

یہ سچ ہے کہ فصلِ ولادت مین فاعلہ آپ کی والدہ تھی اور آپ مولود مفعول۔ اور یہ بھی درست ہے کہ آپ کی ولادت کا وقت و حقیقت اسی قدر تھا جس مین آپ بطن مادر سے باہر آئے پر اگر اس خیال سے کہ آپ تیرہوین صدی مین پیدا ہوئے کوئی یہ کہے کہ آپ کی ولادت تیرہوین صدی مین ہوئی تو بتائے صحیح ہے۔ یا غلط۔ ۲۔ اس مثال مین بتائے کہ ۱۔ زمانہ بعثت سے لیکر زمانہ خلافت تک اس تھا۔ اور اس مثال مین کہ پاؤنسو لیکر سر تک شرارت

کا پتلا ہے" غایت مُنیا مین داخل ہے۔ یا خارج۔

قطعی طور پر ثابت

ہی کہ ۱۴۷۴ برس کے حساب مین تیئیس سال نبوت کے داخل ہین

. . . . . .

ناظرین[1] نے اندازہ کر لیا ہوگا۔ کہ ایڈیٹر مرقع[2] اس حصہ مین کیا بیان کرین گے۔ یہ واقعہ تو آپ سب صاحبان کے ذہن نشین ہوگا۔ کہ ۱۴۷۴ برس کے حساب مین آنحضرت صلعم کی نبوت کے تیئیس سال داخل ہین جس صراحت و وضاحت کے ساتھ مین نے حضرت امام ؑ کی تالیفات سے بدلائل یہ بات اس چیستان مین لکھی ہے اس مین کسی کو تامل نہین ہو سکتا۔ باینکہ مین نے کافی سے بڑھ کر بحث اس امر کے ظاہر کرنے مین کی تھی۔ کہ حضرت امام ؑ کی تالیفات سے یہ امر علاوہ علمی تحقیقات کے بپایۂ ثبوت پہنچ چکا ہے۔ کہ آپنے اس فقرہ زمانہ بعثت تک مین ۱۴۷۴ برس کے حساب مین تمام زمانہ نبوت کو شامل رکھا ہے۔ پھر بھی مرقع کے ناخدا ترس ایڈیٹر نے مرقع کی ابتدائی سطرون اور اسمقام پر مجھپر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ گویا مین نے اپنی علمی زور سے یہ بات ثابت کی ہے کہ زمانہ نبوت کے تیئیس سال ۱۴۷۰ برس کے حساب مین داخل ہین۔ حالانکہ بجا مین نے مرزا صاحب کی تالیفات کے حوالے دیکر اس بات کو ثابت کیا تھا۔ جن لوگون نے حق چیستان کو بغور پڑھا ہے۔ وہ شہادت دیسکتے ہین۔ کہ آیا مین نے اس مین کوئی تقنع یا بناوٹ کی ہے؟

اور بجز حضرت امام ہمام کی تصریحات کی نقل کے مین نے اس مین اپنا کچھ دخل دیا ہے؟ یہ ایڈیٹر مرقع کی بیحیائی اور شرارت ہے کہ باوجود حضرت مرزا صاحب

[1] مرقع کے مارچ کے حصہ کا جواب یہان سے شروع ہوتا ہے۔ منہ

کی اسقدر تصریحات کے پر بھی آپ کے کلام مین تحریف سے باز نہین آتا۔ حل
چیستان مین یمن نے بار بار اسبات کا ذکر کیا ہے کہ حضرت نے چار ہزار سات
سو چالیس برس مین نبوت کے تئیس سال داخل کئے ہین۔ مگر مرقع کا ایڈیٹر ہو
کہ پر بھی انکار کئے جاتا ہے اور اپنی ضد سے باز نہین آتا۔ اگر اس مین کچھ بھی حیا
کا مادہ ہوتا۔ تو رسالہ تحفہ گولڑویہ کا جو کہ ۱۳۱۹ھ ہجری مین شایع ہوا تھا صفحہ ۹۳ پڑھکر
اپنی غلطی کا صاف لفظونمین اعتراف کرتا۔ کیا مرقع کا ایڈیٹر بالکل اندھا ہو گیا ہے کہ
اسکو رسالہ مذکور کے صفحہ ۹۳-۹۴ کی یہ عبارت نظر نہین آتی۔ حضرت مرزا صاحب
لکھتے ہین۔ "خدا تعالے نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ سورہ العصر
کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے
مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے۔ یعنی تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کیساتھ
ملاکر ۶۳۹۷ برس ابتداے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱؎ ثنا، اللہ کیطرح عقل سے کورا کوئی نادان یہ خیال نہ کرے کہ چالیس اور تئیس
کے عدد سے اصل اعداد حساب مین کچھ فرق آگیا ہے۔ یہ فرق محاورات زبان
کے ماتحت ہر زبان مین موجود ہے۔ آنحضرت صلعم کی عمر ۶۰ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۱ متعدد
سنون مین بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح ہجرت اور اقامت مکہ کے ایام کے متعلق
احادیث مین تعدد ہے۔ اس کی کئی وجہین ہین۔ حساب مین ایک تو کسور کا شمار نہین
کرتے دوسرے بعض اوقات ابتدائی اور اخری سن کو داخل نہین کرتے۔ اور بعض

روز وفات سے تک قمری حساب سے ہین"۔

کیون مرقع کے ایڈیٹر تم آئندہ بہی کچہہ لکہو گے۔ سنو آج تک تمہارا تعاقب ہماری جماعت کے کسی شخص نے نہین کیا تہا۔ ورنہ تم اس قدر بدلگامی اختیار نہ کرتے۔ آیندہ کے لئے خوب یاد رکہو۔ کہ اللہ تعالے کی توفیق سے ہین تمہارے دجل کو ظاہر کرنے کے لئے مستعد ہون۔ انشاء اللہ۔

الف ششم مین مبعوث ہونیکا مطلب

مرقع کے ایڈیٹر نے صفحہ ۲۰-۲۱ و ۲۴ تا ۲۷ مین چیستان صفحہ ۶ کے اصل سوال کا جواب حل چیستان صفحہ ۹ و ۱۰ مین پر طنز سے مطمئن ہوکر ایک نئی بحث شروع کی ہے جسکا تعلق چیستان سے نہین۔ اس نئی بحث کا جسکا اصل چیستان مین کوئی ذکر نہ تہا۔ یہ خلاصہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ اور حاشیہ خطبہ صفحہ ۲۰۰ مین لکہتے ہین۔ کہ مین چھٹے ہزار مین مبعوث ہوا ہون۔ اور بعض دیگر مقامات پر جیسے کہ حل چیستان کے صفحہ ۱۰ پر تم نے تسلیم کیا ہے۔ چھٹے ہزار مین مبعوث ہونیکے بجائے یہ لکہا کہ مین ساتوین ہزار مین مامور ہوا ہون۔" مرقع سمجہدار ایڈیٹر اپنے ذہن مین ان دونون

بقیہ حاشیہ۔ وقت اس کے برعکس ابتدائی اور آخری سن کو شمار کر لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات صرف آخری یا ابتدائی سن کو لے لیتے ہین۔ کسور کے شامل کرنے اور بعض اوقات شامل نہ کرنے سے بعض عجیب الطبع دھوکہ مین پڑین۔ تو یہ انکی سوء سمجہ حماقت ہے۔ منہ

۲ ۵ ذرا مہربانی کر کے ناظرین حل چیستان صفحہ ۱ کے دقیقہ کو پھر غور پڑھکر حظ اوٹہاوین منہ

باتون مین اختلاف خیال کر کے ہم سے اسکا جواب چاہتے ہین۔ سو وہ کان کھولکر سنین
اول خطبہ کے ان مقامات پر لفظ بعث آیا ہے جسکے معنے تم نے مرقع صفحہ ۷ سطر ۱۳ سے
صفحہ ۸ سطر ۱ و صفحہ ۹ سطر ۱۳ - پر لکھے ہین۔ بعثت اور بعث ایک ہین۔ ان کے معنے پیدا کرنے
کے ہین۔ اور استشہاد مین تم نے آیت ھوالذی بعث فی الامیین رسولا۔
پیش کر کے یہ ترجمہ بھی لکھا ہے "خدا نے عربون مین رسول پیدا کیا" پس جب امر
مسلمہ آنجناب کے خطبہ کی ان عبارات کے یہ معنے ہوئے۔ کہ خدا تعالے نے چھٹے ہزار
مین حضرت مسیح موعودؑ کو پیدا کیا"
اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہمکو اس سے کوئی انکار نہین۔ بیشک حضرت مسیح موعودؑ چھٹے
ہزار مین پیدا ہوئے ہین۔ بلکہ حل چیستان کے صفحہ ۶ و ۸ و ۱۰ پر ہم نے تمہارے اس
بیان سے پیشتر خود اس امر کے متعلق کہ حضرت مرزا صاحب الف ششم یعنی چھٹے ہزار
مین پیدا ہوئے ہین۔ اسقدر مفصل بحث لکھی ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہین۔ مگر
چھٹے ہزار مین پیدا ہونے اور الف ہفتم مین مامور ہونے کے بیان پر تو کوئی اعتراض
نہین تھا۔ نہ معلوم تم نے پھر دوبارہ کیون یہ بحث چھیڑی ہے۔ جبکہ حل چیستان کے
صفحہ ۱۰ پر اس کے متعلق ہم تفصیل سے لکھ چکے ہین۔ شاید تم پھر اس مغالطہ کو پیش کرنا
چاہتے ہو جسکے متعلق حل چیستان صفحہ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ - پر مفصل بحث ہو چکی ہے۔ یاد رکھو
ہم تمہاری ان چالبازیون اور دھوکا دہیون کو خوب سمجھتے ہین۔ نادان تم نے بعث
کے معنے جب خود پیدا کرنے کے لئے ہین۔ تو تمہین مناسب تھا۔ کہ اس پر
اعتراض کرتے۔ پھر علاوہ اس کے کہ اپنی تالیفات مین حضرت امام نے سینکڑون

مقامات پر یہ لکھا ہے۔ کہ مین الف ششم مین پیدا ہوا ہون[۱] ۔ اسی خطبہ کے حاشیہ صفحہ ۲ سطر ۲۶، ۲۷، ۲۸ پہ یہ عبارت "خلقنی اللہ فی آخر الالف السادس اور صفحہ ۵ سطر ۲ مین یہ عبارت "ثم ان ادم خلق فی الیوم السادس وکذلک المسیح الموعود خلق فی الالف السادس"، اور حاشیہ صفحہ ۹ سطر ۵ مین یہ عبارت "فاعلموا انی ولدت فی الالف السادس موجود ہے۔ نہ معلوم تم کیسے (اندیشہ) تلاقبت لعد یحیا ہو۔ کہ حضرت مرزا کی بیان کردہ مرادات کے خلاف خود ہی ایک مطلب کو اختراع کر کے ان کی ذات والا کیطرف منسوب کرتے ہو اور پیران کے تصریحات کو اس کے محاذات مین لکھکر عوام پر اشتباہ ڈالتے ہو۔ کہ یہ اختلاف حضرت مرزا صاحب کے مین۔ لعنت ہے تمہاری اس بے ایمانی پر جس کے حکم سے تم خدا سے نڈر ہو کر مرقع کے ذریعہ سے اوذکو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہو

جواب دوم۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۵۶ پر مین ایک نوٹ لکھہ چکا ہون۔ کہ جن بعض مقامات پر حضرت نے یہ فرمایا ہے۔ کہ مین الف ششم مین مبعوث[۲] ہوا ہون اگر اس کے معنے مامور ہونے کے لئے بھی جائین۔ تو اس کے متعلق اپنے تصریح فرمائی ہے کہ اسکی بنیاد شمسی اور قمری حساب کے فرق پر ہے۔ نہ معلوم تراوڑی کے دجال

---

[۱] "چشمہ کے حوالہ جات کے علاوہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۲ بھی دیکھو"

[۲] مبعوث کے معنے پر اعتراض کرنے کے لئے ایڈیٹر مرقع نے صفحہ ۲ سطر ۱۲ مین مبعوث یعنی مامور ہونا معنے لکھکر بتایا ہے۔ کہ اس کے معنے ہمیشہ مامور ہونیکے توہین پر اعتراض کی خاطر ہی معنے لیتا ہون۔ منہ

اور امرتسر کے سالم دجال نے ایک مُصنف کی اپنی تصریحات کے خلاف کسی ذوالمعارف عبارت کے ایسے معنے اخذ کرنیکا طریق جو سراسر اس کے منشاء کے خلاف ہو اسلام کے بیرونی کس سخت دشمن سے سیکھا ہے۔ اللھم اھلکھم وعذبھم عذابا شدیدا۔

پر مین کہتا ہون کہ خطبۂ الہامیہ کی عبارت منقولہ مین تو اسبات کا کوئی ذکر نہین۔ کہ آپ الف ششم مین مامور ہوئے ہین۔ تاکہ ہم یہ دوسرا جواب دین وہان تو صرف بعثت کا لفظ ہے۔ جس کے معنے ایڈیٹر مرقع نے خود پیدا کرنے کے تسلیم کئے ہین۔ مین اپنے ناظرین کے فایدہ کے لئے ایک اور بات بھی بیان کرتا ہون۔ گو ایڈیٹر مرقع کے سوال سے اسکو تعلق نہین۔ تاہم اسکا ذکر یہان مناسب معلوم ہوتا ہے! اور وہ یہ ہے کہ حضرت امام ہمام نے تحفہ گولڑویہ صہ ۹۲ مین بیان فرمایا ہے۔ کہ آخری صدی کا یا مثلاً آخری ہزار کا۔ اس صدی یا ہزار کا سر کہلاتا ہے جو اس کے بعد شروع ہونیوالا ہے! اور اس کے ساتھ پیوستہ ہے! اس لئے یہ محاورہ ہر ایک قوم کا ہے کہ مثلاً وہ کسی صدی کے آخری حصہ کو جس پر گویا صدی ختم ہونے کے حکم مین ہے۔ دوسری صدی پر جو اس کے بعد شروع ہونیوالی ہے! طلاق کر دیتے ہین مثلاً کہدیتے ہین۔ کہ فلان مجدد بارہوین صدی کے سر پر ظاہر ہوا تھا گو وہ گیارہوین صدی کے اخیر پر ظاہر ہوا۔ یعنی گیارہوین صدی کے چند سال رہے اس نے ظہور کیا ہو۔

کلمہ آئیگا ایڈیٹر مرقع کے مغالطہ کا جواب

مرقع کے ایڈیٹر نے مرقع بابت دسمبر

کے صفحہ ۸ پر ازالہ صفحہ ۶۷۵ کی عبارت نقل کرکے دعوی کیا تہا۔ کہ اس مین حضرت مرزا صاحب ۱۲۷۸ھ ہجری کو اپنا زمانہ ماموریت ظاہر فرماتے ہین۔ مین نے حل چیستان کے صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳۔ مین بڑی تفصیل سے لکہا ہے کہ ایڈیٹر مرقع کا یہ دعوی کہ ازالہ کی عبارت صفحہ ۶۷۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ۱۲۷۸ھ ہجری مین مامور ہوکر آئے ہین۔ سراسر بے بنیاد ہے۔ بلکہ ازالہ کی اسی عبارت کا لفظ لفظ اس دعوی کی تردید کر رہا ہے۔ اسپر چاہیئے یہ تہا۔ کہ مرقع کا بہلا مانس ازالہ کی عبارت معمولہ سے اپنے دعوی کو ثابت کرکے دکہلاتا۔ مگر اس امر کے تسلیم کرنے کے بعد کہ مرقع ص۵ پر جو دہوکا اس نے دیا تہا۔ اس مین اس نے نجاست غوری کی تہی۔ اب اصل مقصود سے کنارہ کرتا ہوا مرقع کے ناظرین کی آنکہون مین دہول ڈالنے کیلئے ازالہ کے صفحہ ۶۷۵ کی اصل عبارت مبحوث عنہا نظرانداز کرکے ازالہ صفحہ ۶۷۵ کی یہ عبارت مرقع صفحہ ۲۴ پر لکہتا ہے۔

"حدیثون مین یہ بات بوضاحت لکہی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا مین آئیگا۔ کہ جب علم قرآن زمین سے اُٹہہ جائیگا اور جہل شیوع پاجائیگا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکی طرف ایک حدیث مین اشارہ ہے لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اسکا اس سن ہجری مین شروع ہوگا۔ جو آیت واناعلی ذہاب بہ لقادرون مین بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۸ھ ہجری" اس عبارت کا ایک ایک لفظ ہمارے

مؤیّد اور ایڈیٹر مرقع کے مدعا کے منافی ہے نہ معلوم ایڈیٹر مرقع نے اس عبارت کو کس غرض سے نقل کیا ہے۔

خدا کے لئے ایڈیٹر مرقع اپنے دماغ کا علاج کرائین ورنہ خوف ہے کہ اسلام کے مخالفون کی تردید کرتے ہوئے کہین اسلام پر بیجا حملے کر کے دشمنون کو ہنسی کا موقع دین۔ سنو نادان شاید تم نے

اس عبارت میں جو لفظ آئیگا ہے! اسکا یہ مطلب سمجھا ہے کہ مسیح موعود ۱۳۷۴ھ مین مامور ہو کر آئیگا۔ حالانکہ مین حل چیستان کے صفحہ ۷ر۸ و ۹ مین تمہارے اس مغالطہ پر پوری بحث کر چکا ہون۔ پھر نہ معلوم تم نے دوبارہ اس مغالطہ کو کیون پیش کیا ہے۔ تف ہے تمہارے اس دعوئ فضیلت پر اس

داد ا گود کھنڈایا۔

کے آخر مین ایڈیٹر مرقع نے یہ ایک پنجابی مصرع تمسخر کیطور پر لکھا ہے۔ ع اسی آدم تہین آگے ہوئے تے داد گود اکھنڈایا گو غیر متعلق ہے۔ پھر دل چاہتا ہے کہ اسپر ایڈیٹر مرقع سے پوچھین کہ حضرت کنت نبیا و آدم بین الماء والطین کے ارشاد نبوی کی تشریح کر کے بتائے کہ اسکا نشانہ کون ہے۔

چودہ سو کے قریب

دسمبر کے مرقع صفحہ ۴ پر چیستان کے لکھنو والے کا ایک آخری مغالطہ یہ بھی تھا۔ کہ از الہ صفحہ ۶۹۲ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو ۱۳۰۰ھ ہجری مین آنا چاہیئے! اسکا مفصل اور نہایت معقول و مدلل جواب حل چیستان کے صفحہ ۳ تا ۱۶ مین دیا گیا ہے۔ اسی احتراض

کو مرقع صفحہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مین پھر دوبارہ دہرایا گیا ہے اس کے جواب مین مرقع کے نافہم ایڈیٹر کو یاد رکھنا چاہیئے۔

کہ جب تم خود تسلیم کرتے ہو کہ مرزا صاحب کا یہ دعوے نہین کہ مین چودہ سو برس کے بعد آیا ہون۔ بلکہ تم نے مرقع صفحہ ۲۹ سطر ۱۵۔ ۱۶۔ مین مرزا صاحب کی عبارت ازالہ کی نقل کرنے کے بعد خود نمبر ۲ مین لکھا ہے "کہ آنحضرتؐ اور مسیح موعود کا درمیانی زمانہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کے درمیانی زمانہ کے قریب قریب ہونا اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے" تو پھر بتاؤ کہ چیتان کا دعوے وہ کہ مرزا صاحب کی اس عبارت کا یہ مطلب ہے۔ کہ مسیح موعود آنحضرتؐ کے چودہ سو سال بعد آئیگا" باطل ہوا یا نہین۔

تمہارا اپنا یہ خیال کہ مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہین۔ تو ان کو چودہ سو برس پورے گزار کر آنا چاہیئے تھا۔ اس کے ہم ذمہ دار نہین۔ ہان مرزا صاحب کو جس بات کا دعوے ہے! سپر بیشک ہمارا ایمان ہے۔ اگر اسپر تمہارا کوئی اعتراض ہو تو پیش کرو۔ بعض عبارتون مین تمہارا یہ لکھنا کہ مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود چودہ سو برس پورے کر کے آنحضرتؐ کے بعد مامور ہوگا۔ بالکل بہتان ہے۔ احمق تم نے ازالہ ۶۹۲ کی عبارت خود دسمبر اور مارچ کے اس مرقع مین نقل کر کے مانا ہے کہ مرزا صاحب لکھتے ہین۔ کہ مین آنحضرتؐ کے بعد اس زمانہ کے قریب قریب زمانہ مین آیا ہون جو

ایڈیٹر مرقع کی نافہمی

حضرت مسیحؑ اور حضرت موسیٰ کے مابین تھا۔ جاہل تمہین اتنی بات کی بھی خبر نہین۔ کہ جب مرزا صاحب

یہ سب باتین کہتے ہین۔ تو کیا قریب قریب کے لفظ کے معنے یہ ہوئے۔ کہ پورے چودہ سو برس گذار کر مسیح موعود آتے۔ نادان! شاید تم خیال کرتے ہو۔ کہ کسی عدد کا دوسرے عدد کے قریب قریب ہونیکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ دونون عدد مساوی ہین۔ افسوس اور حیف ہے تمہارے شیر پنجاب کہلانے پر۔

مرقع کے ان صفحات پر تم نے جو یہ زور لگایا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کا درمیانی فاصلہ ۱۴۰۰ برس تہا۔ بالکل غیر متعلق ہے ہمکو نہ اس سے انکار تہا۔ اور نہ یہ کوئی مبحوث عنہ بات تہی۔ ہم نے تو صرف چیستان مین اس دعوی کا ابطال کرنا تہا۔ جو تم نے دسمبر کے مرقع صفحہ ۸ پر کیا تہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے چودہ برس بعد آنحضرت ؐ کے مسیح موعود کا آنا لکھا ہے۔ سو وہ ہم نے محض خدا کی نقص سے بالکل اوجوہ باطل کرکے دکہایا تہا۔ اور لکھا تہا کہ ازالہ کی عبارت مین یہ ہرگز نہین۔ کہ مسیح محمدی صلعم۔ مسیح موسوی علیہ السلام کیطرح پورے چودہ سو برس گذار کر آویگا۔ بلکہ اس عبارت کا منشا تو یہ ہے کہ اس قدر مدت گذار کر تو نہین آئیگا البتہ اس مدت کے قریب قریب مدت گذار کر آوے گا۔ سو الحمد للہ کہ اس کے مطابق ہمارا مسیح پورے ۱۳۰۰ مین آیا۔

سو پہلے چیستان کے دعوی کے باطل ہو جانیکے بعد اب اگر تمکو یہ شک دامن گیر ہوا ہے۔ کہ تیرہوین صدی کو اور چودہوین صدی کو قریب قریب نہین کہہ سکتے۔ تو اس کا جواب تم بیشک پوچہہ سکتے ہو۔

ہمارا دعوی ہمارا یہ دعوے ہے۔ کہ تیرہوین صدی کو چودہوین صدی کے

قریب قریب کہہ سکتے ہین! اور یہ کہ جو عدد قریب قریب ہون۔ انکو مساوی نہین کہہ سکتے اور یہ کہ مشابہت قلیل فرق کو چاہتی ہے۔

سو اس کی دلیل اپنے مرقع مین جسکو ہم اس جگہ نقل کرتے ہین۔ بغور پڑہو۔ ناظرین اس ہین تو نہ ہمکو شک ہے اور نہ ایڈیٹر مرقع کو۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی سینکڑون تالیفات مین یہ ذکر فرمایا ہے کہ اس قدر مدت کے بعد تو جسقدر کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے چودہ برس کے بعد تشریف لائے تھے۔ مین نہین آیا ہون البتہ اس فاصلہ کے قریب قریب مدت گذار کر انحضرت کے بعد مین ضرور آیا ہون۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح چودہ صدیان گذار کر تشریف لائے۔ اور مین بعد آنحضرت مہ تیرہ صدیان پوری کر کے مامور ہوا ہون۔ جیسے یہ امر تسلیم ہے اسیطرح ایڈیٹر مرقع کو حیرت ہے تو یہ کہ جب مرزا صاحب تیرہ صدیان گذار کر مبعوث ہوئے ہین۔ اور حضرت مسیح چودہ صدیان۔ تو یہ مرزا صاحب کس طرح لکھتے ہین۔ کہ تیرہ صدیین چودہ صدیون کے قریب قریب ہین۔ اس حیرت اور تعجب سے کہ مرزا صاحب پورے سو سال کے فرق کے باوجود تیرہ سو برس کو چودہ سو کے قریب قریب کہتے ہین۔ آپ نے ایک ایسی قوی اور بے نظیر دلیل لکھی ہے۔ جسکو پڑھ کر ایڈیٹر مرقع کے دماغی فتور کا یقین ہوتا ہے آپ کیسی لطیف بات کہتے ہین۔

دلیل "پس اب یہ امر تنقیح طلب رہا۔ کہ قریب قریب کے کیا معنے ہوتے ہین اور کیا ہونے چاہیئے۔ پس سنو! اعداد کا قاعدہ ہر زبان مین یہ ہے

کہ ایک دہاکہ سے دوسرے دہاکہ مین فاصلہ جس طرف کم ہو عدد کو اس دہاکہ کے قریب قریب کہا کرتے ہین۔ مثلاً ایک عدد پورے بیس ہے اور ایک طرف اٹھارہ انیس ہے۔ تو اٹھارہ انیس کی نسبت کہا جاوے گا۔ کہ قریب قریب بیس کے ہین یہ کلام صحیح ہے۔ اور اگر کہا جاوے کہ اٹھارہ۔ انیس تیس یا چالیس کے قریب قریب ہین تو یہ محاورہ غلط ہے۔ کیونکہ اس کے درمیان کے دہاکے چھوٹ جاتے ہین۔ اسیطرح بارہ یا ۱۳ کو۔ بیس یا تیس کے قریب قریب نہین کہہ سکتے ہین۔ بلکہ دس کے قریب قریب کہہ سکتے ہین یہی وجہ ہے کہ عام محاورہ مین بولا جاتا ہے۔ دس بارہ۔ بیس بائیس وغیرہ۔ اب جائے غور ہے کہ کہان چودہ سو اور کہان تیرہ سو! پوری صدی کا فاصلہ۔ مگر مرزائی اصطلاح مین یہ دو عدد باوجود اس بُعد اور دوری کے بہی قریب قریب ہین۔" اس دلیل کا ماحصل یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص جس کے متعلق تخمینہ ہے کہ وہ اٹھارہ سو برس سے مرا ہے یا انیس سو سے اس کے متعلق کہا جاوے گا! اسکو مرے قریب قریب بیس سو برس کے ہوئے ہین۔ اور اگر اسکو مرے بارہ۔ تیرہ سو برس تخمیناً گذرے ہین۔ تو اسکے متعلق یہ کہنا درست نہین کہ اسکو مرے قریب قریب بیس صدیون کے گذرے ہین۔ بلکہ اگر کسی دہاکہ کیطرف اسکی نسبت کیجا سکتی ہے تو یہ کہ اس بارہ۔ تیرہ۔ صدیان کے متعلق یہ کہا جاوے کہ اسکو مرے قریب قریب دس صدیون کے گذرے ہین۔ دلیل تو بہت عمدہ ہے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اسکو مطلوب سے کوئی تطابق ہے یا نہین۔ ایڈیٹر مرقع کو جس بات پر تحیر اور تعجب تہا۔ وہ یہ تہی۔ کہ تیرہ سو۔ قریب قریب چودہ سو کے کس

طرح ہوسکتی ہین! اور دین آپ نے یہ لکہی ہے کہ کسی عدد کو اگر کسی دہاکہ کیطرف نسبت دینی ہو تو ایسے دہاگہ سے اس کی نسبت ہوگی جو اس کے قریب ہوگا۔ اگر مرزا صاحب تیرہ سو برس کو بیس سو برس کے قریب قریب لکہتے تو تب ایڈیٹر مرقع یہ کہ سکتے تھے کہ حضور تیرہ سو برس کو بیس سو کے قریب قریب نہ کہین بلکہ دس سو کے قریب قریب کہیے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب نے تیرہ سو کو بیس سو کے قریب لکہا ہے کہ ایڈیٹر مرقع کو اس قاعدہ کے بیان کرنے کی ضرورت پڑتی۔ اور نہ کسی اوپر کے عدد کیطرف اسکو نسبت کر کے قریب قریب کہا ہے۔

بلکہ اس بات کا تو یہان کوئی ذکر نہین تہا بحث تو آپ نے یہ اُٹہائی ہے کہ تیرہ سو کو قریب قریب چودہ سو کے نہین کہہ سکتے! اور دین آپ نے یہ دی ہے کہ تیرہ سو کو قریب قریب بیس سو کے نہین کہہ سکتے بلکہ قریب قریب دس سو کے کہین گے

ایڈیٹر مرقع کے اس بیان مین جو خبط ہے اسپر ہمین زیادہ لکہنے کی ضرورت نہین ناظرین سمجہہ لین کہ دعوی اور دلیل مین کیا تعلق ہے۔ دوسری بات جو آپ نے مدعا کے بالکل منافی اور ہماری تائید مین کہی۔ وہ یہ ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ مثلاً اگر اٹہارہ صدیان کسی واقعہ کو گذری ہون۔ تو اسکے متعلق یہ کہنا جائز ہے کہ قریب قریب بیس صدیون کے اس واقعہ پر گذر گئے ہین! اور تائید یون ہے کہ ایڈیٹر مرقع کے نزدیک جب اٹہارہ صدیون کو باوجود دو صدیون کے فرق کے بیس صدیون کے قریب قریب کہنا درست ہے اور اس مین کوئی حرج نہین۔ تو وہ ہم کو سمجہا دین۔ کہ اگر تیرہ سو! اور چودہ سو مین ایک صدی کے فاصلہ ہوتے قریب قریب کا اطلاق

کرلین۔ تو کونسا محال لازم آتا تہا۔

تیسرے یہ بات کہ جو نسبت تیرہ کو چودہ کے ساتہہ ہے وہی نسبت تیرہ سو اور چودہ سو کو باہم ہے۔ اگر تیرہ کو چودہ کے قریب قریب کہنا جائز ہے تو بتائے تیرہ سو کو چودہ سو کے قریب قریب کہنے مین کونسا محذور لازم آتا ہے۔ اصل جواب سے فارغ ہوکر ہم اپنے ناظرین کے فائدہ کے لئے بہتر سمجہتے ہین۔ کہ یہ بہی ظاہر کر دیا جاوے کہ مرقع کے ایڈیٹر نے صفحہ ۲ مین یہ دلیل جو اثبات میں اسکے عالم کہی تہی کہ تیرہ سو کو چودہ سو کے قریب نہین کہہ سکتے۔ یہ دہوکا اسکو کیون لگا ہے۔ حقیقی وجہ تو یہ تہی۔ ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکان زند۔ ہان ظاہری طور پر یہ ہے۔ کہ اسکو یہ خیال نہین آیا۔ کہ عدد جب ہوتا ہے۔ کسی معدود کا ہوتا ہے صرف اس کے ذہن مین ایک صدی جو تیرہ سو اور چودہ سو کے فاصلہ کی تہی۔ وہ تو آگئی پر اس کو یہ سمجہہ مین نہ آیا کہ تیرہ اور چودہ کے عدد کا اطلاق آخر کسی معدود پر ہوتا ہے۔ اگر ایک معدود جسپر اٹہارہ کے عدد کا اطلاق ہوتا ہے اسکو قریب قریب بیس کے معدود کے کہہ سکتے ہین۔ تو کیا تیرہ کے معدود کو چودہ کے معدود کے قریب قریب نہین کہہ سکتے اس نے جسطرح پر مثالین دی ہین۔ اس سے یہ بہی صاف سمجہہ مین آتا ہے۔ کہ اس کے دماغ مین حل چیستان کے پڑہنے سے پراگندگی سی پیدا ہوگئی ہے۔ اگر وہ ذرا بہی توجہ کرتا۔ تو اس قدر صریح غلطیون کا جسپر بچے بہی ہنسین گے۔ مرتکب نہ ہوتا۔

نادان نے کئی مثالین دی ہین۔ اور یہ نہین سوچا۔ کہ مثلاً یہ جو کہتا ہے۔ کہ ۱۸ قریب قریب بیس کے ہین۔ تو آخر ۱۸۔ اور میں بہی کوئی شے ہوگی۔ اگر اس

مین سمجھہ کا مادہ ہوتا تو اسی سے سمجھہ لیتا۔ کہ اعداد کا تعلق کسی خاص معدود سے نہین ہوتا۔ پھر اگر اٹھارہ کروڑ کو باوجود دو کروڑ کے فرق کے بیس کروڑ کے قریب قریب کہہ سکتے ہین۔ تو کیا تیرہ سو کو قریب قریب چودہ سو کے نہین کہہ سکتے۔

دوسرے یہ کہ قریب[1] قریب کے معنے اس نے یہ سمجھے ہین۔ کہ وہ دونون عدد

---

[1] مرقع صفحہ ۳۱ سطر ۱۰ کی یہ عبارت پڑھو۔ ۱۲۔ اس عبارت مین مرزا جی نے بتصریح تمام لکھا ہے کہ دونون زمانے باہم مشابہ یعنی برابر ہونے چاہئین" یہ مشابہ کا لفظ اسی قریب قریب کے معنے مین آیا ہے۔ جس کے معنے آپ کرتے ہین یعنی برابر منہ

ایڈیٹر مرقع! میری اس تمام تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ آپ نے دسمبر کے مرقع کی چیستان کے حل کو ضعیف و کہانے کیلئے فروری کے مرقع مین جسقدر زور لگایا ہے۔ وہ سب ہیچ ہے۔ اور گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ آپ کو فروری کے مرقع کا یہ مکمل جواب (ضرب الدجال علی وجہ الدجال)* مع حل چیستان کے رجسٹری کر کے بھیجا جاتا ہے۔ تاکہ اپنے اقرار (مرزا

---

* - دجال سے مراد شیطان ہے جس خبیث محرک کے پنجہ مین آپ گرفتار ہو کر یہ دجالیت کے کام کر رہے ہین۔ آپ کو مجبور سمجھکر جوتے ہی اسی کے منہ پر لگائے گئے۔ منہ

مساوی ہون ۔ حالانکہ یہ ایسی احمقانہ حرکت ہے کہ کسی طفل مکتب سے بھی سرزد نہ ہو گی۔ اسی احمقانہ حرکت کیوجہ سے مرقع صفحہ ۱۲ پر ایک لطیفہ ثنا، یہ لکھا ہے یعنی دہان بھی سطر ۴ کے لفظ قریب قریب کو نظر انداز کیا ہے۔

حمد و دعا بحمداللہ کہ محض اسد تعالےٰ کے فضل اور اسکی نصرت کے سہارے سے نہ اپنے کسی علم یا لیاقت سے مین نے ایڈیٹر مرقع کی تمام نافہمیون کو ظاہر کر کے حق کو آئینہ کیطرح ناظرین کے سامنے رکھدیا ہے۔

بقیہ حاشیہ ۱؎ اور مرزائیون کو نوٹس کے ضمن مین بھی تم ماخوذ رہو اب آپ کا اختیار ہے۔ چاہے ہمارے مطالبہ کے بغیر ہی وہ موعود انعامی رقم بھیجدیجئے اور

۱؎ مرزا اور مرزائیون کو عام نوٹس ہم نے جو اختلاف بیانی دسمبر اور فروری کے مرقع مین مرزا صاحب کی لکھی ہے۔ اس کے جواب کیلئے ہم نے سابق مین مبلغ پانسو روپیہ خاص مرزا صاحب کیلئے انعام رکھا تھا جسپر مرزائیون نے واویلا مچایا۔ کہ تخصیص مرزا صاحب سے کیون کیگئی ہے اس تخصیص کو اٹھادیجئے۔ اس سئے آج ہم بذریعہ اس اعلان کے اس تخصیص کو اٹھاتے ہین کہ اگر کوئی مرزائی بھی اس چیلنج کو حل کر دیگا۔ تو اسکو بھی مرزا جی سے نصف انعام دیا جاویگا۔ کیونکہ وہ مرزا جی کے ماتحت ہونیکی حیثیت مین ان کے برابر انعام نہین پا سکتے۔ ورصورت نہ دینے کے انکا حق ہوگا۔ کہ بذریعہ

اس حق کو سمجھانا اور اسکی سمجھ سب اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے۔ آخر مین حضرت
آقا نامدار مسیح موعود کیخدمت مین صلاح دارین کی دعا کی درخواست کر کے یہ پر معصیت
بیچارہ خدا تعالےٰ سے اور بہت سی دینی خدمات کے بجالانے کی توفیق طلب کرتا ہوا
اپنے مولی کریم سے التجا کرتا ہے۔

اے خداوندِ من گناہم بخش	سوئے درگاہِ خویش راہم بخش۔
روشنی بخش در دل و جانم	پاک کن از گناہِ پنہانم۔

خاکسار فضلدین مدرس ہائی سکول قادیان

بقیہ حاشیہ۔ اور خواہ ہے تو چند روز خاموش رہ کر المرء یؤخذ باقرارہ کا مزہ
اٹھایئے۔ منہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۔ نالش وصول کرین۔ (اخبار اہلحدیث صفحہ ۲
کالم اول مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۹۰۶ء)

خلاصہ مفید عام

دسمبر کے مرقع قادیانی مین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے "چیستان مرزا" ایک انعامی مضمون جسکا خلاصہ آگے بھی آتا ہے .... کو چیلنج دیکر شایع کیا تھا اس کے جواب مین خاکسار راقم نے دسمبر مین ایک رسالہ بنام حل چیستان شایع کرنے کے ساتھ ہی ابوالوفاء سے جسکا رویہ اذا خاصم فجر واذا وعد غدر ہے انعامی رقم کا مطالبہ کرکے الکریم اذا وعد وفی کی پابندی چاہی تھی۔ ابی الوفاء نے ہمارے مطالبہ سے بکلی انکار کرکے فروری کے مرقع مین اصل بحث کا اکثر حصہ نظر انداز کرکے حل چیستان پر نکتہ چینی کی ہے۔ چیستان کا مکمل حل تشحیذ نمبر ۱۱ ۱۹۰۷ء مین اور فروری کے مرقع پر مفصل بحث تشحیذ نمبر ۲ ۱۹۰۸ء مین ہوچکی ہے۔ یہان پر مین مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ عوام کے لئے جنھون نے اس تنازع کے متعلق فریقین کی تحریرین نہین پڑہین اور ان لوگون کے لئے جو لمبی تحریرون کے پڑہنے کے عادی نہین اس بحث کا ایک نہایت مختصر اور عام فہم خلاصہ لکھدون۔ سو اسے اصحاب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ دسمبر کے چیستان مین مرقع کے ایڈیٹر نے کئی دعوے کئے تھے۔

پہلا دعوے یہ کیا تھا۔ کہ ازالہ اوہام ص۶۹۳ و ص۱۸۶ و ص۳۱۱ کو ملاکر پڑہا جاوے تو ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے کلام مین اختلاف ہے کیونکہ

ازالہ صـ۶۹۳ پر مرزا صاحب نے اپنے مامور ہونیکا زمانہ چھٹا ہزار بتایا ہے اور ازالہ صـ۱۸۶ پر اپنے مامور ہونیکا زمانہ سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری کو کہتے ہین۔ حالانکہ ازالہ صـ۳۱۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۷۴ھ ہجری کو چھٹا ہزار ختم ہو چکا ہے۔

دوسرا دعویٰ ایڈیٹر مرقع نے یہ کیا تھا۔ کہ ازالہ صـ۱۸۶ کے خلاف مرزا صاحب ازالہ صـ۶۵۳ پر سنہ ۱۲۷۴ھ ہجری کو اپنے مامور ہونیکا زمانہ ظاہر کرتے ہین۔

تیسرا۔۔۔ دعویٰ یہ کیا تھا۔ کہ ازالہ صـ۶۹۲ مین مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ مسیح موعودؑ کے مامور ہونیکا زمانہ آنحضرت صلعم کے انتقال سے چودہ سو سال بعد مقرر ہے پس مرزا صاحب سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری مین دعویٰ کرکے کسطرح مسیح موعود ٹھہر سکتے ہین۔

ایڈیٹر مرقع نے ان تینون باتون کو لکھکر شایع کیا تھا۔ کہ عبارات صفحات محولہ مین ایسا اختلاف ہے۔ کہ اسکی تطبیق ناممکن ہے۔ کیونکہ سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری اور سنہ ۱۲۷۴ھ ہجری اور سنہ ۱۴۰۰ھ ہجری اور الف ششم جو کہ سنہ ۱۲۷۴ھ ہجری کو ختم ہوا تھا باین تفاوت بیّن یہ مختلف سنون ایک شخص کے مامور ہونیکا زمانہ کسطرح ہو سکتے ہین۔

مین نے بوضاحت تام حل چیستان مین بیان کیا ہے کہ ازالہ کے حوالہ جات مین کوئی اختلاف نہین۔ یہ اختلاف محض ایڈیٹر مرقع کی تحریف اور نافہمی کا نتیجہ ہین

دعویٰ اول مین ایڈیٹر مرقع نے ایک غلطی یہ کی ہے۔ کہ ازالہ صـ۳۱۱ کی عبارت کا یہ مفہوم سمجھا۔ کہ چھٹا ہزار سنہ ۱۲۷۴ھ ہجری کو ختم ہوا ہے حالانکہ اس عبارت کا یہ مطلب تھا۔ کہ سنہ ۱۲۷۰ھ ہجری کو چھٹا ہزار (بحساب قمری) ختم ہوا ہے۔ مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی اور تحفہ گولڑویہ صـ۹۳ وغیرہ مین اس بات کو کھولکر بیان کیا ہے۔

دوسری غلطی یہ کی کہ چھٹی ہزار کو مرزا صاحب کے مامور ہونیکا زمانہ قرار دیا حالانکہ ازالہ کی اسی عبارت مین جسکا حوالہ ایڈیٹر مرقع نے دیا ہے علاوہ سینکڑون تحریرون کے صاف یہ لکھا ہے کہ چھٹی ہزار کو مرزا صاحب اپنی پیدائش کا زمانہ لکھتے ہین جب ایڈیٹر مرقع کے اس غلط دعوے کی اصل حقیقت یہ ٹھیری کہ چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ ہجری کو ختم ہوا نہ ۱۲۸۰ھ کو۔ اور یہ کہ اس چھٹے ہزار مین مرزا صاحب پیدا ہوئے ہین نہ مامور۔ تو ازالہ صہ ۱۸۶ کی عبارت کو جس مین مرزا صاحب ۱۳۰۰ھ ہجری کو اپنے مامور ہونیکا زمانہ کہتے ہین۔ ازالہ صہ ۳۱۱ کی عبارت سے مختلف سمجھنا بالکل بیجا ہے

اسی طرح ایڈیٹر مرقع کا دوسرا دعویٰ بھی نافہمی پر مبنی ہے۔ ازالہ صہ ۶۷۵ کیا کسی تحریر مین بھی مرزا صاحب نے یہ نہین لکھا۔ کہ ۱۲۸۴ھ ہجری مین مامور ہوا ہون۔ نہ معلوم ایڈیٹر مرقع نے کیون یہ جھوٹا افترا مرزا صاحب کی طرف منسوب کیا ہے کہ آپ ۱۲۸۴ھ ہجری کو مامور ہوئے ہین۔ پیش مرزا صاحب کی کسی تحریر مین یہ نہین لکھا۔ کہ مین ۱۲۸۴ھ ہجری کو مامور ہوا ہون۔ تو ایڈیٹر مرقع کا کتنا بڑا ظلم ہے کہ ازالہ صہ ۶۷۵ کی عبارت کو ازالہ صہ ۱۸۶ کی عبارت سے جسمین مرزا صاحب اپنے مامور ہونیکا زمانہ ۱۳۰۰ھ ہجری لکھتے ہین۔ مخالف بتاتا ہے۔

ان دونون دعوون کی طرح یہ تیسرا دعویٰ بھی کہ ازالہ صہ ۶۹۲ پر مرزا صاحب مسیح موعود کے مامور ہونیکا وقت آنحضرت صلعم کے انتقال سے چودہ سو سال بعد قرار دیتے ہین۔ بالکل محض بہتان ہے۔ مرزا صاحب نے ہرگز یہ کہین نہین لکھا۔ پس ازالہ صہ ۶۹۲ کی عبارت کو ازالہ صہ ۱۸۶ کی عبارت سے جس

مین سنہ ۱۳ھ ہجری - مرزا صاحب اپنے مامور ہونیکا زمانہ بتاتے ہین - مخالف ظاہر کرنا ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا کہ پہلے دو دعون مین بتایا گیا ہے - مین پھر بڑے زور سے کہتا ہون کہ یہ بالکل افتراء ہے - کہ حضرت مرزا صاحب نے سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری کو مامور ہونے کا زمانہ قرار دیا ہے - بلکہ ازالہ صہ ۶۷۵-۶۷۲ مین اس امر کو کھول کھول کر بوضاحت تام لکھا ہے - کہ سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری مین سخت ظلمت اور تاریکی تھی جس کی مدت بعد مرزا صاحب مامور ہوئے ہین - اگر ایڈیٹر مرقع سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری کو حضرت مرزا صاحب کے مامور ہونے کا زمانہ آپ کی کسی تحریر یا کسی تقریر سے ثابت کردگے تو مین ان سے انعامی رقم ہرگز وصول نہ کرون گا -

اسی طرح یہ دوسرا دعوے بھی کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۳۰۰ھ سو سال بعد ہجرت کو اپنے مامور ہونیکا زمانہ کہین لکھا ہے آپ کی کسی تحریر سے یا آپ کے کسی ثقہ مرید کی ہی تصنیف سے دکھادین تو بھی مین حلفی وعدہ کرتا ہون - کہ آپ کے مقابلہ مین کبھی ایک حرف بھی نہ لکھونگا - جو تراشیدہ خیال ایڈیٹر مرقع نے حضور مرزا صاحب کیطرف منسوب کیا ہے یہ محض افترا ہے - فتح اسلام کے صہ ۱۱-۱۴ - ۱۵ - اور ازالہ کے صہ ۶۹۲ مین کافی تردید ہے - ایڈیٹر مرقع نے چوتھا دعوے یہ کیا ہے کہ مرزا صاحب نے سنہ ۱۳۲۷ھ ہجری کو بھی کہین اپنے مامور ہونے کا زمانہ لکھا ہے - اسکے متعلق بھی مین دعوی کرتا ہون - کہ اگر قمری حساب کے رو سے الف ششم یعنی سنہ ۱۳۲۷ھ ہجری کو مرزا صاحب

سلہ چیستان کا حل اور مرقع فروری کی چودھویں تردید تحفہ

کی ماموریت کا زمانہ جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے حضرت مرزا صاحب کے کلام مین ثابت کر دین تو مین آپ سے حلفی وعدہ کرتا ہون ۔ کہ آپ کو پچیس روپیہ معاوضہ دونگا۔ بشرطیکہ آپ ان باتون کو سفیہانہ رنگ مین ہنسی مین نہ اڑا دین۔ حدیث مین ہے ایّاکم والظن۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱ مین حضرت امام مرزا صاحب نے ایڈیٹر مرقع کے اس خیال کی کافی تردید لکھی ہے۔

مین ایڈیٹر مرقع کو اس مضمون مین بڑی تحدی سے خدا کے فضل سے یہ اعلان دیتا ہون ۔ کہ جو کچھ مین نے حل چیستان مرزا مین لکھا ہے۔ اگر اسکو آپ غلط ثابت کر دین ! ور اپنے چیستان کے مضمون کو حضرت مرزا صاحب کی تحریرون سے ثابت کر دین۔ تو مین علاوہ اسکے کہ آپ کو انعامی رقم معاف کر دونگا۔ اور آئندہ آپ کے مقابلہ

بقیہ حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳ کی عبارت ہذا ،، خدا تعالےٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت ۔ گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۶۳۷۴ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلعم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہین ،، اور تحفہ الندوہ صفحہ کی عبارت ذیل "جن لوگون نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونیکا دعوی کیا۔ اور وہ لوگ ایسے افترا کے ساتھ جس سے لوگون کو گمراہ کرنا مقصود تھا۔

مین کچھہ نہ لکھون گا - مزید بران اور بھی نذر کرونگا - اس سے بڑھکر آپ کے ساتھہ یہ ایک اور خاص رعایت کرتا ہون کہ جو حوالجات کتربیونت کر کے حضرت مرزا صاحب کی کلام سے آپنے نقل کئے ہین انہی کے رو سے اگر آپ اپنے مدعا کو ثابت کر دکھائین تو بھی میرا حتمی وعدہ ہے - کہ مین آئندہ آپ کے مقابلہ مین کچھہ نہ لکھونگا - مگر یاد رہے کہ حق اور سچ وہی ہے جسکو مین نے حضرت امام ہمام علیہ السلام کی تحریرون سے منکل الوجوہ ثابت کر دیا ہے - کہ الف ششم مین جو کہ ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا آپ کی پیدایش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ ہجری کو ہوئی ہے اور اسکے بعد الف ہفتم مین اُس وقت جبکہ تیرہوین کا اواخر اور چودہوین صدی ہجری کا ابتدا تھا آپ مامور ہوئے اور ۱۲۸۰ھ ہجری کو حضرت مرزا صاحب نے اپنے مامور ہونے کا زمانہ ہرگز ہرگز کہین نہین لکھا - اور نہ ہی کہین ۱۴۰۰ سو سال بعد ہجرت مسیح موعود کے مامور ہونے کا - یا اپنی ماموریت کا زمانہ قرار دیا ہے - خاکسار راقم (اللھم اغفرلہ ولابیہ ولامہ واخیہ)

بقیہ حاشیہ - تئیس برس تک جو آنحضرت صلعم کے ایام بعثت کا کامل زمانہ ہے - زندہ رہے ! " سے مرقع کے حصہ فروری اور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۰ کے پس و پیش کی تفصیل متعلق تفریق حساب شمسی اور قمری سے جس کا اس رسالہ کے صفحہ ۵۶ پر ذکر ہے ! مرقع حصہ مارچ کی پوری پوری تردید اور دسمبر کی چیستان کا حلّ یا حسن رجوع ہو گیا - والحمد للہ علیٰ ذلک

منہ

ایڈیٹوریل نوٹ

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نام سے ہمارے رسالہ کے ناظرین واقف ہی ہین۔کیونکہ تشحیذالاذہان جلد ۲ نمبر ۱۱ مین آپ کے ایک مضمون کا جواب مولوی فضل الدین صاحب کی قلم سے لکھا ہوا شائع ہوچکا ہے جس مین مولوی صاحب نے دلایل قاطعہ سے اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے جن کلمات مین اختلاف پیدا کرنے کی کوشش مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور حضرت مسیح موعود نے جو کچھ لکھا ہے اس مین کوئی اختلاف نہین۔اور خود حضرت کی کتابون سے نظیرین دین تہین۔اور ان فقرات کو جو زیر بحث تھے حل کر دیا تہا۔چونکہ یہ مضمون چھپ چکا ہے اور ناظرین رسالہ پڑھ چکے ہین۔اِس لئے اِس جگہ اُس کے متعلق کچھ لکھنا ضروری نہیں سمجھتا۔ہان اسقدر لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو انعام اپنے مضمون کے جواب کے لئے مقرر کیا تہا وہ ادا نہین کیا۔اور باوجود مولوی فضل الدین صاحب کے بار بار نوٹس دینے کے اور اخبارون مین یہی شایع کرنے کے وہ اب تک خاموش ہین۔ہان اور بحثین چھیڑکر اصل مطلب کو خبط کرنا چاہتے ہین۔مین افسوس کرتا ہون کہ مولوی صاحب کو اسقدر تلملانے کی کیا ضرورت تہی۔اور اس مخمصہ مین پڑنے کی کیا حاجت تہی۔اول ہی سے اسبات کو سوچ لیتے اور ہر فرعون را

موسیٰ کی مثل پر غور کرتے ہوئے انعامی مضمون رکھتے ہین یونہی سے مضمون شایع کرا دیتے۔ جو کہ بظاہر ان کے ناظرین مرقع کے بہلانیکے لئے کافی ہوتا۔ کیونکہ وہ بہی تو حضرت مسیح موعود کی کتب سے بالکل ناواقف ہین۔ اور نہین جانتے کہ آپ کے کیا دعوی ہین! اور کن ثبوتون سے آپ کی نبوت پائیہ ثبوت کو پہنچتی ہے! اور اگر انعام ہی رکھنا تہا۔ تو چاہیئے تہا۔ کہ مدعی کے اس کا فیصلہ کیا جاتا۔ خیر انعام کا معاملہ تو مدعی اور مدعا علیہ خود سمجھ لینگے اِس وقت مین ناظرین کے سامنے یہ بات پیش کرنی چاہتا ہون کہ مولوی صاحب نے حق چیستان کا جواب لکھا ہے جو مرقع قادیانی مین شایع ہوا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ انہون نے کسی بات جواب دیا ہے اور نہ اپنے مضمون پر روشنی ڈالی ہے چندے کے سروپا باتون کا ایک مجموعہ اپنے ناظرین کے سامنے پیش کر دیا ہے جسکو کچہہ وہی سمجھتے ہونگے ہمین تو وہ بے تعلق سی معلوم ہوتی ہین۔ اور اس کا اصل مضمون سے کوئی کہلا کہلا جوڑ معلوم نہین ہوتا۔ ہان اس مین انہون نے ناظرین مرقع کو دہوکا دیکر اپنے جواب کی خامی کو چہپانا چاہا ہے۔ مگر اس طرف اس قدر توجہ کی ہے کہ بہت سی جگہون پر بہت سخت پھسلے ہین۔ ایک جگہ کچہہ لکہتے ہین آگے جاکر کچہہ اور ایک بات کو پہلے تو رد کرتے ہین۔ اور پہر اسی کی تائید پر زور دیتے ہین۔ اور اس اپنی عیب پوشی کی کوشش مین اور بہی نقصان اٹہایا ہے۔ مولوی فضل الدین صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر رسالہ تشحیذالاذہان نے جنکو مولوی صاحب کی تحریرون

سے خاص دلچسپی ہے اور وہ مدت سے آپ کے مضامین پر نوٹس لیتے رہے ہین۔ اس مضمون کا بھی جواب دیا ہے اور حق تو یہ ہے کہ خوب دیا ہے مولوی صاحب کے ہر ایک اصول کو جو کہ انہون نے احمدی فرقہ کے برخلاف قرار دیا ہے خوب عمدگی سے رد کیا ہے اور بعض جگہ مولوی صاحب کے بیان کردہ اصول کو انہین کی تفسیر سے غلط ثابت کر دیا ہے اور مولوی صاحب کے کلام سے کئی ایسی باتین نکالکر دکھائی ہین۔ جو کہ اسلام کے اصولون کے بالکل برخلاف ہیں۔ اور زمانہ بعثت اور آن بعثت پر بھی خوب بحث کی ہے جو کہ قابل دید ہے۔ امید ہے کہ ہمارے رسالہ کے ناظرین اس جواب کو عام طور پر ان لوگون کو دکھائین گے جو کہ مرقع کے پڑھنے والے ہین تاکہ وہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر سے واقفیت حاصل کرلین۔ اور امید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آئندہ جواب مین کسی قدر احتیاط سے کام لین گے۔

والسلام

ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان۔

گائے کا اندیشہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مین نے ایک برگد کے درخت کے نیچے بہت

سی!... برگدیان گری ہوئی دیکھین۔ جوکہ اس درخت کے نیچے تمام جگہ پھیلی ہوئی تھین۔ اور کچھ ہوا سے اڑکر اِدہر اُدہر کھیتون مین گری پڑی تھین۔ مین نے ان برگدیون مین سے ایک کو اٹھایا اور کھول کر دیکھا۔ تو اس مین صدہا چھوٹے چھوٹے دانے تھے۔ مین نے ان کو گنا بھی پر اچھی طرح سے مین ان کو گن نہ سکا۔ کیونکہ وہ بہت چھوٹے تھے! اور ایک دوسرے کے ساتھہ ملے ہوئے تھے! اس وقت میرے دل مین ایک بات کا خیال آیا جسکو کہ مین نے پہلے اپنے ایک محسن بزرگ سے سُنا ہوا تھا۔ کہ یہ درخت اور اسکی یہ بیشمار پھل! اور پھر ہر ایک پھل مین صدہا دانے اور ان مین سے ہر ایک دانہ اس قدر بڑے بڑ کا بیج ہے جسکے نیچے صدہا آدمی آرام پا سکتے ہین! اور پاتے ہین۔! اور جسکے پتون مین ہزارون پرندے بسیرا کر سکتے ہین اگر ان سب پھلون کے دانے جو اپنی عمر مین ایک بڑ لاتا ہے! اور پھر تمام دنیا کے بڑ جو کہ اب تک پھل لا چکے ہین۔ وہ سب زمین مین جڑ پکڑ جاتے اور پھر ان سب نئے بڑون کے دانے زمین پر اُگتے تو چند ہی سال مین دنیا پر بیشمار بڑ ہو جاتے اور پھر جبکہ وہ بھی اپنا پھل لاتے تو اس زمین پر کچھ عرصہ کے بعد بڑ ہی بڑ نظر آتے اور کسی درخت کی گنجایش ہی نہ رہتی اور یہان تک ہوتا کہ لوگون کے رہنے کے لئے بھی جگہ نہ رہتی۔

اور پھر اگر ہم آم کے درخت کیطرف دیکھین کہ وہ اپنا بور کتنا لاتا ہے اگر وہ سب اسکا بور آم بنے اور اس مین سے ایک بھی نہ جھڑے تو اس کو کتنے آم لگین! اور پھر کچے آمون مین سے بھی ایک نہ گرے اور نہ اسکو کوئی پرند کھاوے

اور پھر وہ سب پک جاوئین - تو پہلے تو آم کی شاخون مین ہی برداشت نہین کہ اتنے بوجھ کو برداشت کرسکین - وہ تو اس کے پہل کے بوجھ سے ہی ٹوٹ جاوین گی اور اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ وہ اس بوجھ کو برداشت کرلینگی تو اگر ہم اسکی تمام گٹھلیون کو جمع کرین اور پھر انکو بوویں اور وہ پرورش پاوین اور بڑے درخت ہوجاوین اور پھر آگے انکی گٹھلیون کو بوویں تو چند ہی سال مین کتنے آمون کے درخت ہون گے اور آگے پھر انکی گٹھلیونکے آم لگین - تو دنیا کا کیا حال ہو - غرض ہر ایک درخت کیطرف غور سے دیکھین اور خیال کرین تو ہر ایک درخت کی خاصیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ خود ہی بڑھے اور دوسرے تمام درخت اور تمام چیزین یکدم معدوم ہوجائین اور یہ کہ وہی درخت سب سے زیادہ مفید بھی ہو -

اسی طرح آپ جنگلی جانورنکی طرف دیکھین اگر وہ بھی اس طرح بڑھین تو دنیا مین چیرنے پھاڑنے والے جانور ہی رہ جاوین - اسی طرح اگر گھوڑون اور گدھون کی نسل جتنی پیدا ہو وہ سب کی سب اپنی بلوغ کی عمر کو طے کرے تو یہ جانور اتنے ہوجاین کہ انسان کو تنگ کرنے لگین - اور زندگی کا مزا پھیکا ہوجائے - نہ تو کہین سر رکھنے کی جگہ رہے اور نہ پاؤن رکھنے کا ٹھکانا -

لیکن وہ اللہ جو کہ حکمت سے پر اور ہر ایک چیز کو اس کے اندازے سے بناتا ہے - اور اسنے ہر ایک چیز کو درخت ہو یا گھاس پرندے ہون یا درندے انسان ہو یا جن سب کو ایک اندازے سے بنایا ہے اور کوئی چیز لغو نہین بنائی ہے - اور ہر ایک چیز مین کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور رکھا ہے - یہ بڑا جس کا مین نے پہلے ذکر کیا ہے اسکے پھل کو جانور

کہاتے ہین۔ اور آم جبکہ ابہی کچے ہی ہوتے ہین کچہ تو ان کو جانور کہاتے ہین اور کچہ تیز ہوا سے گر جاتے ہین اور یا ان کو کچا ہی توڑ لیا جاتا ہے اور ان کا اچار وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح انجیر۔ انگور۔ آڑو۔ انار اور بہت سے پھلدار درخت ابہی کچے ہی ہوتے ہین۔ کہ ان کو پرندے کہانے شروع کر دیتے ہین۔ اور وہ اسی سے اپنے پیٹ کو پالتے ہین۔ غرض اللہ تعالےٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہے۔ اور ہم دنیا کی ہر ایک چیز مین یہ بات دیکھتے ہین کہ ہر ایک چیز پہلے بہت پیدا ہوتی ہے اور اس کے بہت سے حصہ دار ہوتے ہین اور آخر مین بہت تہوڑی رہ جاتی ہے۔

اسی طرح ہمارے گہر دن کے جانور ہین کہ وہ پیدا ہوتے ہین مگر رفتہ رفتہ حوادثات زمانہ سے کم ہو جاتے ہین اور اگر ان جانورون کی اصلاح نہ ہوتی رہتی تو وہ بہت بڑہ جاتے اور دکہہ کا موجب ہوتے۔ ان مین گائے ہی کو دیکہئے۔ کہ اگر اسکی تعداد اندازہ کے موافق نہ ہوتی تو یہ جان کا وبال ہو جاتی۔ جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتہ پرکاش (جو کہ لالہ تولہ رام سب ایڈیٹر آریہ پرکاش لاہور کی نگرانی مین نولکشور پریس لکہنو مین ۱۸۹۹ء مین طبع ہوئی ہے) کے ۲۵۸ صفحہ پر لکہتے ہیں "ایک گائے کے جسم سے دودہ ۴۷۵۶۰۰ گہی ہیں۔ گائے پیدا ہونے سے ایک پیڑی مین چار لاکہہ پچہتر چہ سو آدمیون کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ایسے جانورون کو نہ مارین اور نہ مارنے دین" اور آگے اسی صفحہ پر لکہتے ہین۔ "ہر ایک گائے کے عمر بہر کے دودہ سے ۲۴۹۶۰

آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہین ،، اور تمام دنیا کی گائین قریبًا ۱۵۳۸۰۰۰۰۰۰ ثابت ہوئی ہین - تو اس حساب سے تمام دنیا کو ایک دفعہ سیر کرنے کے لئے ۶۱۶۱۹ گائے کی زندگی کی ضرورت ہے۔

پس اتنی تعداد کے بعد اور گائے کی نسل بڑھے تو یہان تک ہوگا کہ اگر دیانتدی خیال کو دوڑایا جائے تو تمام دنیا کے باشندون سے گائے بڑھ جاوے اور پر وہی خرابی لازم آئے جو کہ اور چیزون کے حد سے بڑھنے سے لازم آتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہون - اللہ تعالے کی حکمت کا اقتضا یہی ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو اس کے اندازے پر بناوے اور وہ اسی طرح کرتا ہے ! اور ہر ایک چیز کا یہی حال ہے اگر ہم ایک بچہ کی ابتدائی حالت ہی کیطرف دیکھین کہ وہ منی جس مین ہزارون کیڑے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اور ہم ان کو مائی کراسکوپ کے سوا دیکھ نہین سکتے ہین ! ان تمام کا بچہ نہین بنتا ہے ! اگر کوئی دانا اپنے خیال مین ۔۔۔ یہ کہے۔ کہ ان کی حفاظت کی جاوے - تو ان سب کیڑون سے بہت سے بچے ایک دفعہ پیدا ہو جاوین - تو اتنے بڑے پیٹ کی بھی ضرورت ہے جس مین اتنے بچے پرورش پاوین -

بفرض محال ہم یہ مان بھی لین کہ اتنی گائین بڑھ جاوین پھر دیکھنا چاہئے کہ ہم کو ان کے لئے کسقدر مکانون کی ضرورت ہے - ایک غریب آدمی بال بچے دار ہے اسے کئی ایک گائے کی ضرورت ہے - وہ کہان رکھے ! اور پھر چارہ کا بھی کچھ فکر کرے تو غور کرو کہ گائے ایک دودھ کا چشمہ نہین ہے کہ اسکے نیچے سے دودھ

نکلتا آویگا۔ اور اسی طرح جاری رہیگا جس طرح پہاڑون پر پانی کے چشمے۔ آخر وہ کچھ کہائین گی بھی اسکا دودھ بنے گا! ن کے لئے بہت سے چارے کی ضرورت ہے اور تب یہ بھی ضروری ہوگا کہ بچائے اسکے کہ کھیتون مین کوئی اور غلہ بویا جاوے۔ گائے کا چارہ ہی بویا جاوے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ غلہ کی ضرورت ہی کیا دودھ ایک عمدہ چیز ہے سب منش اسپر گذارہ کرین۔ تو ایسا شخص آیورید سے بالکل بے بہرہ ہوگا۔ کیونکہ اگر کوئی اسہالون کی بیماری مین مبتلا ہوجاوے یا اسکو دودھ ... قبض کرے تو وہ کیا کہاوے جبکہ تمام دودھ ہی دودھ ہوگا۔ اور تمام زمین گائے کا چارہ ہوگا۔ تو غلہ کہان سے آویگا۔

پر آگے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۵۹ مین لکھا ہے جس کا ماحاصل یہ ہے کہ جب گائے کشی نہین ہوتی تہی۔ تو لوگ بڑی آسایش سے رہتے تھے اور جب سے یہ بات ہونے لگی ہے۔ تو آریہ بڑے دکھ مین ہین کیونکہ جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دی جاوے تو پھل پھول کہان سے ہون۔ گویا کہ تمام آسایش اور آرام کی جڑ گائے ہی ہے مسلمان اور دیگر گوشت خور اقوام کو تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ گئو رکھشا نہین کرتے اس لئے آسایش اور چین نہین ہے۔

مگر ہم ان آریون ہی کی خدمت مین عرض کرتے ہین۔ کہ وہ جبکہ آسایش کی جڑ گائے ہی کو مانتے ہین پھر سب کے سب گائے کیون نہین رکھتے ہین سب آریہ لوگ اپنے اپنے گہرون مین گائے کو رکھین اور اس سے فائدہ اٹھائین۔ اور اس کا دودھ پئین اور اس کے گھی کو استعمال کرین اور انکی بیلون سے کام لین اور اس کے